



**THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES**

OFFICIAL REPORT

Friday, the February 04, 2022
(317th Session)
Volume I, No.14
(Nos.01-09)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume I
No.14

SP.I (14)/2022
15

Table of Contents

1.	Recitation from the Holy Quran	1
2.	Motion under Rule 263 moved by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House regarding suspension of Question Hour	2
3.	Leave of Absence	2
4.	Discussion on the current situation in the Indian illegally occupied Jammu and Kashmir on the eve of Kashmir Solidarity Day.....	5
	● Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition	5
	● Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House	8
	● Senator Azam Nazeer Tarar	12
	● Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri.....	15
	● Senator Syed Faisal Ali Subzwari	17
	● Senator Muhammad Tahir Bizinjo.....	19
	● Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen	21
	● Senator Ejaz Ahmad Chaudhary	21
	● Mr. Zaheer-ur-Din Babar Awar (Adviser to the PM on Parliamentary Affairs).....	26
	● Senator Hidayat ullah Khan	30
	● Senator Mushtaq Ahmed.....	33
	● Senator Walid Iqbal	36
	● Senator Faisal Javed	39
	● Senator Mian Raza Rabbani	39
	● Senator Mushahid Hussain Sayed	41
	● Mr. Ali Muhammad Khan (MoS for Parliamentary Affairs):	44
5.	Motion under Rule 263 moved by Senator Dr. Shahzad WaseemLeader of the House regarding dispensation of Rules.....	49
6.	Resolution moved by the Senate of Pakistan on the Solidarity Day with the Kashmir	49

SENATE OF PAKISTAN SENATE DEBATES

Friday, the February 04, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty five minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

الْهُكْمُ لِلَّهِ كُلَّاً حَتَّىٰ زُرْتُمُ النَّقَابَرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ لَتَرُوْنَ الْجَحِيمَ ثُمَّ لَتَرَوْنَهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رامہر بان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ لوگو! تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم نے قبریں جادیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھوا گرتم جانتے (یعنی علم الیقین رکھتے تو غفلت نہ کرتے۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) علم الیقین (آجائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی۔ وما علینا علی الالا بلاغ لمبین۔

(سورہ الشکار، آیات ۱-۸)

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ جمعۃ المبارک ہو۔ آج یوم کشمیر کے حوالے سے ہم نے پورا دن session لئے رکھا ہے تو میری گزارش ہے کہ پارلیمانی لیڈر صاحب اگر آٹھ سے دس منٹ اور باقی سینیٹر صاحب اپنے سے آٹھ منٹ کے درمیان اپنی تقریر کر لیں تاکہ سب کو موقع مل سکے۔

ابھی Rule suspension کے لئے motion move کرنے کے لئے question hour suspend کریں۔ جی پلیز۔

Motion under Rule 263 moved by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House regarding suspension of Question Hour

Senator Dr. Shahzad Waseem (Leader of the House): I, Senator Dr. Shahzad Waseem wish to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012 that the requirement of Rule 41 of the said rule regarding Question Hour be dispensed with for 4th February, 2022.

Mr. Chairman: It has been moved under Rules 263 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012 that the requirement of Rule 41 of the said rule regarding Question Hour be dispensed with for 4th February, 2022.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Leave Applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر عون عباس صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر موئرخہ 31 جنوری، یعنی فروری اور آج موئرخہ 04 فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ولید اقبال صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10,14,17,18,24,31 جنوری اور یکم فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر شہادت اعوان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر ثانیہ نشتر صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 25 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں اس لیے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر دوست محمد خان صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 17 جنوری تا 21 جنوری اور 31 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر منظور احمد صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 21 اور 24 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابرڑا صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31 جنوری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر نصیب اللہ بازی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر یکم اور آج مورخہ 4 فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31 جنوری اور یکم فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فاروق نائیک صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31 جنوری، یکم فروری اور 4 فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر 24، 31، 25 جنوری تا اختتام حاليہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید محمد علی شاہ جاموٹ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 4 فروری تا اختتام حاليہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 4 فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: Order No. 2. We may take up Order No. 2, Senator Dr. Shahzad Waseem, leader of the House and Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition, Dr. Sahib, please move Order No, 2.

Discussion on the current situation in the Indian illegally occupied Jammu and Kashmir on the eve of Kashmir Solidarity Day

Senator Dr. Shahzad Waseem(Leader of the House): I, and on behalf of Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition wish to move that the House may discuss the current situation in the Indian Illegally Occupied Jammu and Kashmir on the eve of Kashmir Solidarity Day.

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی اپوزیشن سے start لیتے ہیں۔
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! سب سے پہلے ہمارے پھگور میں Armed Forces پر جو حملہ ہوا ہے اس کو میں condemn کرتا ہوں۔ ان شہداء کے لیے پہلے دعا کروائی جائے۔
جناب چیئرمین: جناب! پھگور اور نوشکی میں جو ہماری Armed Forces کے لوگ شہید ہوئے ہیں ان کے لیے دعا کی میں درخواست کرتا ہوں۔ علی زیدی صاحب کے والد صاحب کے لیے بھی۔ مشتاق صاحب دعا کریں۔
(اس مرحلے پر شہداء کے لیے فاتح خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: قائد حزب اختلاف۔

Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! آج کشمیری عوام کے ساتھ پیشی کے لیے ہم سب ایک ہیں۔ تمام اپوزیشن سینیٹرز کی طرف سے ہم اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہم ان کا ساتھ دیں گے اور ان کی خود ارادیت کے لیے، کشمیری عوام، بہنوں اور بھائیوں کے بھی شانہ بشانہ ان کے ساتھ ہیں۔ جناب چیئرمین! میں کشمیری عوام کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جو انہوں نے struggle کی ہے۔ انہوں نے اپنے حق خود ارادیت کے لیے جو قربانیاں دی ہیں، ہمارے ساتھ عالمی برادری نے جو وعدہ کیا تھا، ہندوستان نے، اس کو honour نہیں کیا۔ ہم اس کے لیے پر زور عالمی اداروں سے کہیں گے کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین! 15 اگست 2019 سے کشمیری بھائی غیر انسانی فوجی محاصرے اور مواصلاتی بندش کا شکار ہیں۔ بھارتی اقدام، اقوام متحده کی سلامتی کو نسل اور شملہ معابرے کی خلاف ورزی ہے۔ تقریباً سات دہائیوں سے بھی زیادہ یہ ظلم بھارت ان کے ساتھ کرتا آرہا ہے۔ مسلسل جر اور ان کے بنیادی حقوق پامال کئے جا رہے ہیں۔ اب تو حالت یہ ہے کہ وہ کشمیریوں اور بھارتی مسلمانوں کی نسل کشی کرنے میں مصروف ہیں۔ کشمیریوں اور مسلمانوں کے خلاف تنید خطرناک حد تک پہنچ چکا ہے۔ بین الاقوامی نسل کشی کے چیئرمین Dr. Gregory Stanton نے امریکی کانگرس سے بھارت کے خلاف قرارداد پاس کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ 2019 سے مقبوضہ جموں و کشمیر کی غیر قانونی کارروائی کے بعد ہندوستان کی آبادیاتی کردار کو تبدیل کرنے میں مصروف ہے۔ اس میں غیر کشمیریوں کو لاکھوں domicile certificate جاری کئے جا رہے ہیں۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں اکثریت مسلم آبادیوں کو اقلیت میں تبدیل کر رہے ہیں۔ یہ تبدیلیاں غیر قانونی ڈومیسٹل، پر اپرٹی قوانین میں تبدیلیاں اور اردو زبان کی حیثیت کو کم کرنے کے ذریعے کی جا رہی ہیں۔ بین الاقوامی قوانین بالخصوص چوتھے جنیوا کونشن کی خلاف ورزی ہے۔ بیرونی لوگوں کو کشمیریوں کی مقبوضہ سر زمین پر آباد ہونے کے لیے مراعات دی جا رہی ہیں۔ اس دن پر میں کشمیری عوام کو یہ آواز ہو کر یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ہمیشہ کشمیری عوام کے ساتھ اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک انہیں اقوام متحده کی سلامتی کو نسل کی قراردادوں کے مطابق حق خود ارادت نہیں مل جاتی۔ میری جماعت پاکستان پبلپل پارٹی شروع دن سے کشمیری کے ساتھ پہنچتی کر رہی ہے۔ ہماری پارٹی کی بنیاد بھی مسئلہ کشمیر پر بنائی گئی تھی۔

آپ کو یاد ہو گا جب شہید ذوالفقار علی بھٹو شملہ گئے تھے، اس وقت بہت مشکل حالات اور بہت مجبوریاں تھیں، اندر گاندھی نے مجبور کیا کہ آپ accept line of control کو accept کریں، انہوں نے accept line of control but he refused demands کیا مگر اپنی demands کے ساتھ آپ نے دیکھا کہ شہید محترمہ بینظیر بھٹو Kashmir cause پر پختہ عزم رکھتی تھیں، انہوں نے 5th Feb, 1990 کا اعلان کیا تھا۔ محترمہ بینظیر شہید اس دن انہوں نے کشمیری بہن بھائیوں کے لیے پہنچتی کا اعلان کیا تھا۔ محترمہ بینظیر شہید Hurriyat conference کے تمام رہنماؤں اور ان کے تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی

تحسیں، اس دن سینیٹ کے ارکین کی جانب سے سید علی گیلانی، میر واعظ عمر فاروق، شیخ شاہ، یاسین ملک صاحب، پروفیسر بٹ اور برهان وانی کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، علی گیلانی کا آخری دن تک نعرہ تھا کہ کشمیر بنے کا پاکستان مگر انہوں نے جس طریقے سے ان کی تدبیف انہی روایات کے مطابق نہیں کرنے دی، ہم اس کو condemn کرتے ہیں۔ ذوالقدر علی بھٹو اور محترمہ بینظیر بھٹو کی طرح ہمارے کارکنان بھی پوری دنیا میں کشمیریوں کی آواز بنیں گے۔ آخر میں، میں بھارت کو واضح الفاظ میں بتانا چاہتا ہوں کہ جنوبی ایشیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہو سکتا، جب تک مسئلہ کشمیر، کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل نہیں ہوتا اور ساتھ ہی میں اس بات کا احاطہ کرنا چاہتا ہوں کہ بھارت کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کے لیے ضروری ہے کہ ہندوستانی حکومت 5th August 2019 کے فیصلے کو واپس لے، تمام کشمیریوں اور سیاسی قیدیوں کو رہا کریں، curfew، ختم کرے، کشمیر کی آبادیاتی کردار کو تبدیل کرے اور اسے بحال کرے اور کشمیریوں سے متعلق اقدامات کرے۔

In the end I would like to convey in clear terms to India that there can be no peace in South Asia till such time Kashmir dispute is resolved in accordance with the wishes of the Kashmiris. At the same time i would like to reiterate the normalization of Pakistan Indian relations, it is imperative that Indian Government reversed the decision of 5th August 2019, released All Kashmiri political prisoners, lift curfew, stop changing the demographic character of Kashmir and restore Kashmir related confidence building measures. Only one point, forgiveness, save the expense of anger, the cost of hatred and the waste of energy. thank you very much.

جناب چیئرمین: سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب، شبلی صاحب اور ولید صاحب یہاں پر resolution کو دیکھیں، ہم نے Foreign Office سے بھی منگولیا ہے، اگر اس میں کوئی changes کی ضرورت ہے، اس کو last draft کر لیں تاکہ resolution میں پیش کریں۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے، good ہو گیا، honourable leader of the House, please.

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد و سیم (قائد ایوان) : نَعَمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ جناب چیئرمین ! 5th Feb 2022 کو کل پوری قوم یوم بیہتی کشمیر منائے گی اور اسی سلسلے میں آج ایوان بالا کا خصوصی اجلاس ہے، اس کی بڑی اہمیت ہے کہ آج یہاں سے یک زبان ہو کر اپنے کشمیری بھائیوں کو ایک بیہتی کا پیغام جائے گا۔

جناب چیئرمین! پاکستان اور کشمیر کا رشتہ جنم اور جان کا رشتہ ہے، یہ قائد کی زبان میں شہ رگ کا رشتہ ہے، یہ انسانیت کا رشتہ ہے، یہ محبت کا رشتہ ہے اور یہ ایک بھائی چارے کا رشتہ ہے، کشمیر کا مسئلہ ہمارا موقف ہے کہ ایک بین الاقوامی تنازعہ ہے، جس کا حل سوائے کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حق خودداریت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! کشمیریوں کے ساتھ جبر کی جو تاریخ ہے وہ نہ صرف بہت طویل ہے، وہ بہت دردناک بھی ہے مگر وہ بہت سبق آمیز بھی ہے۔ ایک session کے بعد پہلے دن سے، جب پہلے بھارتی فوجی نے کشمیر میں قدم رکھا، اس دن سے لیکر آج تک کشمیر میں بھارتی فوج کا قبضہ جاری ہے۔ 9 لاکھ سے زائد فوج، جس کا نتیجہ کہ آج کشمیر دنیا کی سب سے بڑی جیل بن چکا ہے مگر اس جبر کے باوجود کشمیری حریت پسندوں نے، کشمیری نوجوانوں نے، ماوں، بہنوں اور بچوں سب نے قربانیاں دے کر آج تک آزادی کا علم بلند رکھا ہوا ہے، جناب چیئرمین! یہ صرف جبر کی تاریخ نہیں، یہ وعدہ خلافی کی بھی ایک لمبی تاریخ ہے جو ہر موقع پر کشمیریوں کے ساتھ ہوتی رہی جس کا آغاز accession documents sign کا جو sign ہونا ہے، اس کی جو تاریخ ہے، اس پر کتابیں لکھی گئی ہیں اور اس پر بے شمار شک و شبہات ہیں، میں اس وقت اس detail میں نہیں جانا چاہتا مگر ایک اہم نکتہ کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہوں گا، وہ یہ کہ اس وقت جیسا بھی ہوا، جو accession ہوا، اس کے دو اہم نکتے تھے جن میں سے ایک conditional conditional تھا اور دوسرا restrictive Foreign، وہ اس طرح تھا کہ صرف تین ملکے،

transfer ہندوستان کو ہوئے Affairs, Defence and Communication تھے اور باقی تمام تر مکملے اور تمام تر power state کے پاس رہے تھے اور اس کو Article-370 کے تحت ہندوستان کے constitution میں protection دی گئی تھی اور یہ وعدہ تھا کہ کشمیریوں کی شناخت کو برقرار رکھا جائے گا اور دوسری طرف یہ accession ہے کہ کشمیریوں کی شناخت کو Mountbatten conditional بھی تھی، یعنی اس وقت وعدہ کیا گیا تھا، جو خطوط موجود ہیں اور اس وقت یہ accession کا ایک کلیہ تھا کہ ساتھ referendum یا plebiscite ہو گا تاکہ اگر کوئی state accede کرتی ہے تو اس کے عوام کی رائے لی جائے اسی کلیے کہ تحت سرحد میں بھی referendum ہوا تھا اور لوگوں نے پاکستان کے ساتھ جانے کے لیے اپنا حق استعمال کیا تھا، وہاں سے جو وعدہ خلافی شروع ہوئی وہ اقوام متحده کی قراردادوں کی تکمیلی تھی۔

جناب چیئرمین! یہ تو ایک مختصر ہاریجی پس منظر تھا مگر ہوتا کیا ہے کہ Narendra Modi کی حکومت کے آنے کے بعد ہندوتوں کی philosophy کی پرچار کے بعد کشمیر میں ایک نئی صور تھال جنم لیتی ہے۔ 5th August, 2019، ایک سیاہ دن قرار پاتا ہے جب خود ہندوستان کے اپنے کئے ہوئے وعدوں کے برعکس (Articles 370 and 35(a) کو آئین سے unilaterally) اور illegally حذف کیا جاتا ہے اور اس کے بعد ہندوتوں کے تحت اسرائیلی طرز پر وہاں پر غیر کشمیریوں کو بسانے کی ایک مذموم کوشش شروع ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آج تقریباً 4.2 million illegal domiciles issue کے جا چکے ہیں اور نہ صرف یہ، دوسری طرف نازی طرز کے مظالم ڈھانے جاتے ہیں۔ اور اذیت کی وہ داستانیں ہیں کہ انسانیت شرما جاتی ہے۔

پوری کشمیری قیادت کو پابندِ سلاسل کیا گیا، کس کس کا نام لوں آسیہ اندرابی سے لے کر یاسین ملک تک اور تو اور سید علی شاہ گیلانی کے جسدِ خاکی سے بھی بھارتی سورماخوف کھاتے رہے اور جو شرمناک اور قبل مذمت حرکت انہوں نے کی ان کے جسدِ خاکی کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ انسانیت کے منہ پر ایک طماںچہ ہے۔ جناب چیئرمین ان حالات میں پاکستان کی عوام، قیادت، وزیر

اعظم جناب عمران خان سب نے مل کر واشگاف الفاظ میں اپنے کشمیری بھائیوں کو پیغام دیا۔ Prime Minister Imran Khan نے مظفر آباد میں کھڑے ہو کر مودی کو جو message دیا وہ سب کے سامنے ہے اور یہ کہا کہ میں Kashmir کا سفیر بن کر دکھاوں گا اور انوں نے Kashmir کا سفیر بن کر دیکھایا۔

مظفر آباد کے بعد United Nations General Assembly کا اجلاس ہوتا ہے۔ وہاں پر کھڑے ہو کر Kashmir کا مقدمہ پوری شدومد کے ساتھ پوری طاقت اور مضبوطی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ عالمی رہنماؤں سے ملاقاتوں میں ہر forum پر اس مسئلے کو اٹھایا۔ OIC کا بھی جو حالیہ اجلاس، گوکہ وہ special session تھا Afghanistan کے حوالے سے اس میں بھی Kashmir کے issue کو اجاگر کیا گیا۔ اسی طرح پاکستان کے وزیر خارجہ نے اپنی سفارتی حکمت عملی کے تحت Kashmir کے مقدمے کو، Kashmir کے کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور پاکستان کا جو dossier پیش کیا گیا وہ حقوق پر مشتمل ہے اور اس میں دنیا کے سامنے India کے چہرے کو عیاں کیا۔ اس تمام تحریک عملی کا result کیا ہوا، یہ ہوا کہ Kashmir کا مسئلہ Internationalize ہوا اور India ہوا اور India کا شکار ہوا۔ جو champion بنتا تھا isolation کا، جمہوریت کا، انسانی حقوق کا اس کا مکروہ چہرہ پوری دنیا کے سامنے آیا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ United Nations Security Council میں تین مرتبہ Kashmir کے issue پر ہوئیں اور جب United Nations Security Council deliberations میں Kashmir کے issues پر deliberations ہوتی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ India کا وہ موقف کہ یہ اس کا اندرونی معاملہ ہے اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ United Nations Secretary General کے بیانات سب کے سامنے ہیں جس میں انوں نے کشمیریوں اور پاکستان کے موقف کی تائید کی۔ وہ خود یہاں بھی تشریف لے کر آئے اور یہاں پر بھی انوں نے اپنا موقف واضح طور پر سامنے رکھا۔ United Nations General Assembly President Pakistan کے تشریف لے کر آئے اور پاکستان کے موقف اور کشمیریوں کے حق خودداریت کی حمایت کی۔

عالی رہنماؤں نے بھی پاکستان کے موقف کو سراہا چاہے وہ Turkey, Azerbaijan, Malaysia, Germany, Sweden پاکستان کے موقف اور کشمیریوں کے cause کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا۔ نہ صرف یہ کہ ہم آج اس ایوان میں بیٹھے ہیں دنیا کے جمہوریت پسند جو ملک ہیں ان کی پارلیمنٹ میں بھی کشمیریوں کی آواز سنائی دی، چاہے وہ European Union Parliament ہو یا UK Parliament ہو یا European Countries کی Parliaments ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ جس سے عموماً یہ شکایت رہتی ہے کہ وہ بھارت نواز ہے وہ بھی نہ رہ سکا اور اس نے بھی بھارت کے مظالم پر آواز اٹھائی، قلم اٹھایا اور بھارت کا اصلی چہرہ سب کے سامنے آیا۔

انسانی حقوق کی تظمیں United Nations Commission on Human Rights کی دو reports ہیں 2018-2019 کی جس میں تفصیل کے ساتھ تمام واقعات کا ذکر ہے اور ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ اب وقت ہے کہ ایک fact finding mission وہاں پر بھیجا جائے اور اس کی تیسری report بھی سامنے آئے۔ حال ہی میں Russell Tribunal on War Crimes نے بھی اپنی report پیش کی ہے جس میں بھارت کو نسل کشی کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ وہاں پر illegal settlements کو جاگر کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خود بھارت میں بھی بھارتی ناکامی کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ پچھلے دنوں Rahul Gandhi نے بھارتی پارلیمنٹ میں کھڑے ہو کر اس بات کا اعتراف کیا کہ مودی کی خارجہ policy ناکام ہوئی اور حالت یہ ہے کہ یوم جمہوری کے لئے انہیں کوئی مہمان بھی دستیاب نہیں تھا۔ نہ صرف یہ اس نے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ ان ناکام policies اور پاکستان کی successful policy کی وجہ سے پاکستان اور چین ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔ Pakistan and China دونوں کا تعلق جہاں دیگر حوالوں سے ہے وہاں پر مسئلہ Kashmir اور بھارت کے ساتھ سرحدی تنازعوں کے حوالوں سے بھی ہے اور بھارت کی حالت یہ ہے کہ وہ China کی طرف رخ کرتا ہے تو ادھر ٹھکائی ہوتی ہے، وہ پاکستان کی طرف رخ کرتا ہے

تو بہاں پہ کان سے پکڑ کر چائے پلا کر ہزیمت سے دو چار کر کے ان کے سورماں کو واپس گھر کا راستہ دکھایا جاتا ہے۔

میں یہ کہنا چاہوں گا کہ Narendra Modi کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ظلم کی رات طویل تو ہو سکتی ہے مگر اس کے بعد آزادی کا سورج طلوع ہو کر رہتا ہے سلاسل تو کر سکتے ہو۔ میں مودی کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ تم حریت پسندوں کو پابند سلاسل تو کر سکتے ہو مگر ان کے جذبہ حریت کو مقید نہیں کر سکتے۔ ان کی سوچ پر پھرے نہیں بٹھا سکتے۔ ان کی فکر کو قید نہیں کر سکتے یہ آفاقت ہے یہ آپ کو ہر نگر نظر آئے گی۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم pellet guns کے ذریعے نوجوانوں کی بصارت تو چھین سکتے ہو مگر آزادی کے لیے ان سے نور بصیرت نہیں چھین سکتے۔ اس نور بصیرت سے آزادی کی جو کرنیں طلوع ہوں گی وہ تمہاری سوچ سے زیادہ ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شہیدوں کا ہو جہاں جہاں ٹپکا وہیں سے آزادی کے سوتے پھوٹتے ہیں۔ میں یہ باور کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں پر ایک حریت پسند کا لالشہ گرتا ہے تو وہاں سے کئی برهان واقعی تمہارے سامنے سینہ سپر ہوں گے۔

جناب چیئرمین! میں اقوام عالم سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وقت ہے، فیصلہ کریں کہ مفادات کی سیاست کرنی ہے یا اصولوں کی سیاست کرنی ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ بھارت سے مطالبہ کیا جائے کہ پانچ اگست 2019 کے اقدامات کو فی الفور واپس لیں۔ وہاں پر انسانی حقوق کی پامالی کو روکنے کے لیے عالمی دنیا اپنا کردار ادا کرے۔ پاکستان نے dossier میں جن لوگوں کی نشان دہی کی ہے ان کو انصاف کے کٹھرے میں کھڑا کیا جائے۔ جو 4.2 million illegal domiciles issue کیے گئے ہیں ان کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔ کشمیریوں کے حق خود رادیت کو یقینی بنایا جائے اور مودی کو جنگی جرائم پر عدالت کے کٹھرے میں کھڑا کیا جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

Senator Azam Nazeer Tarar

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شکریہ، جناب چیئرمین! آج یوم کشمیر کے حوالے سے opposition and treasury benches کا بڑا مستحسن فیصلہ تھا کہ آج کا business suspend کر کے اپنے کشمیری بھائیوں کے بارے میں گفتگو کی جائے۔ یہ اور بھی

احسن اقدام ہوتا اگر آج ہمارے وزیر خارجہ بھی ہمارے درمیان ایوان میں موجود ہوتے۔ میں یہ بات بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا چاہوں گا کہ وزیر خارجہ صاحب اپنی علاقائی سیاست کے score settle کرنے کے لیے تو ایوان میں آتے ہیں لیکن کشمیر یا افغانستان جیسے جو ہمارے سب سے بڑے issues ہیں ان پر بات کرنے اور سننے کے لیے انہیں بیہاں پر ہونا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین! Modern times میں international disputes میں گولی، ٹینکوں اور بندوقوں سے حل نہیں ہو رہے۔ یہ ultimately گفت و شنید and issues international lobbying سے اور اچھی خارجہ پالیسی سے حل ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی اس بات کو سمجھنا ہو گا کہ Agst 2019 میں proclamation جاری ہونے کے بعد پاکستان نے ملک کے اندر اور ملک کے باہر ایک موثر خارجہ اور حکومتی پالیسی کے ذریعے اس issue کو کس حد تک بہتر انداز میں handle کیا ہے۔ خدار اس کو کسی قسم کی سیاسی تقید کے زمرے میں نہ لایے گا۔ میری رائے میں کشمیر issue پر پاکستان نے ہمیشہ آواز بلند کی اور اس کے لیے ماضی میں اگر آپ دیکھیں تو ہمیں بالکل credit modern times کے political leaders پر مقتول اور خلق میں اس کو موثر انداز سے اٹھایا اور پیش کیا۔ آج بھی حکومت کا برادر اسلامی ممالک کی تنظیموں اور خطے میں اس کو موثر انداز سے اٹھایا اور پیش کیا۔ آج بھی حکومت کا یہ فرض ہے کہ کشمیریوں کی 73 سال سے جدوجہد جاری ہے اس کے سب سے نازک اور خوفناک دور سے گزر رہے ہیں۔ جب ہم اپنے دامن میں جھاکتے ہیں تو ہماری بیہاں کی مجبوریاں ملک کے اندر کی سیاسی مصلحتیں ہیں تو جناب چیئرمین! یہ کہنے میں کوئی عار نہیں محسوس ہوتا کہ مسئلہ کشمیر جیسے ایک قوی اور متفقہ ایجنسٹ پر بھی مجھے کبھی division نظر آتی ہے۔ کیوں نظر آتی ہے؟

سیاست کے طالب علم کے طور پر کہ پچھلے تین برس سے Agst 2019 سے لے کر آج تک حکومت اور اپوزیشن نے ایک جگہ پر بیٹھ کر اور پاکستان بھر کی سیاسی قیادت کو ایک جگہ آکھا کر کے سر جوڑ کر پاکستان کی آواز کیا ہوئی چاہیے، پاکستان کے اقدامات کیا ہونے چاہیے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کشمیر issue پر کیا ہوئی چاہیے اس پر unfortunately ہم نے بات نہیں کی۔ آج بھی وقت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کی قرارداد میں پھر اس بات پر زور دینا چاہیے کہ بلاشبہ

پاکستان کے عوام اور پاکستان کی سیاسی قیادت مسئلہ کشمیر کو اس خطے کے امن و سلامتی کے لیے ایک انتہائی اہم مسئلہ سمجھتے ہیں بلکہ the only dispute as far as Pakistan is concerned, ہمارے لیے کشمیر سے اہم کوئی بھی issue نہیں ہے۔ اس کے لیے جو کچھ ماضی میں ہو گیا اس کو چھوڑتے ہوئے ہمیں ابھی بھی ضرورت ہے کہ ہم ایسے لاحق عمل مرتب کریں کہ ہماری آواز پاکستان کے بائیکس کروڑ عوام کی آواز حکومت وقت کے ذریعے اور جو ہمارے seasoned parliamentarians ہیں، اس ایوان میں بھی موجود ہیں، قومی اسمبلی میں بھی موجود ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جنہوں نے بطور وزراء خارجہ یا جو اس think tank کے طور پر کام کرتے رہے ہیں ہمارے پاس بہت بڑی شخصیات ہیں۔ ہمیں حکومت کو یہ suggest کرنا چاہیے کہ delegations کی صورت میں یہ ایک human rights ongoing violation problems ہے جو کشمیر میں جاری ہے۔ یہ اگست 2019 سے جاری و ساری ہے اس کو روکنے کے لیے حکومت کو موثر اقدامات کرنے ہیں۔ یہاں کی جو چھوٹی چھوٹی ہیں ان کو پس پشت ڈال کر across the isles حکومت اور اپوزیشن دونوں کے وفد ترتیب دیے جائیں اور مختلف ممالک کی matter take parliamentary leadership سے یہ Regional تنظیموں سے اس مسئلے کو اجاگر کرنے کے لیے لاحق عمل مرتبہ کیا up کیا جائے۔

جناب چیئرمین! ایک مضبوط اور دیانت دار اور visionary قیادت ملکوں کی تقدیر بدلتی ہے لیکن وہ قیادتیں صرف نظرے لگانے سے نہیں اس کے لیے آپ کو عمل، اور اقدامات سے راستے بنانے پڑتے ہیں۔ بطور پاکستانی مجھے کل پھر دکھ ہوا جب ہمسایہ ملک چین میں میرے ملک کے وزیر اعظم گئے تو ان کا استقبال پاکستان کے سفیر نے کیا۔ کیا ہمیں اپنے امن میں نہیں جھانکنا چاہیے کہ وہ کون سی وجوہات ہیں کہ ہم خطے میں بھی اپنے آپ کو دن تھا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں سیاست سے ہٹ کر بات کروں گا۔ آج ہم نے بہت اچھا کیا جو اس topic پر بات چیت شروع کی لیکن یہ صرف باقاعدے سے نہیں ہو گا۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ آپ کی warning forum پر اٹھانا ہے اور ماضی میں جو غلطیاں ہوئی ہیں ان کا بھی تدارک کرنا ہے۔ موجودہ جو issue تھا اس کے حوالے سے

بڑی تکلیف سے یہ بات کروں گا کہ اس مرتبہ مشرق و سطحی کے برادر اسلامی ممالک بھی اس طرح سے پاکستان کے ساتھ کھڑے نہیں ہوئے جس طرح ماضی میں وہ ہوا کرتے تھے۔ ان سارے معاملات پر گفتوں کرنے کے لیے اور اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے اس ایوان کے توسط سے یہ ضرور گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ حکومت وقت کو اس پر تمام سیاسی قیادت کو اکٹھا کر کے future course open dialogue کرنا چاہیے تاکہ ہماری آواز دنیا بھر کے مالک تک جائے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شہزاد سیم صاحب۔ Leader of the House,

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد سیم: میں ایک وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس وقت وزیر اعظم صاحب اپنی کابینہ کے اراکین کے ہمراہ نہایت اہم official visit پر چین میں موجود ہیں۔

وزیر خارجہ بھی ان کے ساتھ گئے ہیں جس کی وجہ سے آج وہ ایوان میں نہیں آئے۔ دوسری بات یہ کہ جہاں تک میری معلومات ہیں، وزیر اعظم کے استقبال کے لئے چین کے نائب وزیر خارجہ موجود تھے۔ میری گزارش یہی ہو گئی کہ یہاں سیاست کرنے کے لئے ہمارے پاس بہت وقت ہے۔ اگر ہم ایک دن اپنی سیاست سے نکال کر آج صرف کشمیر پر focus کر کے بات کریں تو شاید اس سے کشمیریوں کو بہتر پیغام جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری۔

Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ (عربی)۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج آپ نے ہمیں موقع دیا کہ ہم کشمیری بھائیوں سے اظہار پیغام کریں۔ اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ آپ کی اطلاع کے لئے میں یہ بھی بتا دوں کہ مولانا فضل الرحمن صاحب کی اپیل پر کل ملک بھر میں اجتماعی ریلیاں، جلسے اور مظاہرے ہوں گے ان شاء اللہ۔ خود مولانا فضل الرحمن صاحب بھی آپارہ سے ریلی کی قیادت فرمائیں گے۔ میں نے قائد ایوان اور Leader of the Opposition کی کشمیر کے مسئلے پر ان کی کوئی رائے سامنے نہیں آئی کہ کشمیر کے ساتھ ہم نے کیا کیا اور حقائق کیا ہیں۔ یہ قوم کے سامنے آئی چاہیے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب عمران خان صاحب امریکہ کے تو وزیر خارجہ اور دیگر بہت سارے ذمہ دار ان بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ جب باقیں کرتے ہیں تو ہمارے پر بھی جلتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ٹرمپ کے سامنے وہ دست بستہ کھڑے

تھے۔ ٹرمپ انہیں حکم دے رہا تھا کہ مقبوضہ کشمیر آپ کے ہاتھوں سے نکل گیا اور اب وہ انڈیا کا حصہ بننے جا رہا ہے۔ آپ نے شور شرابہ کرنا تھا۔ آپ نے سینہ کوبی کرنی تھی اور پیٹنا تھا کہ ہائے کشمیری بھائی! ہم آپ کے ساتھ اظہار پیغام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہو گا کہ اس سے آگے کچھ اور کرنے کی آپ کو اجازت نہیں ہو گی۔

جناب! مودی نے اپنے انتخابی منشور میں یہ واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ جب میری حکومت آئے گی تو میں آئین میں ترمیم کر کے اور مقبوضہ کشمیر کو انڈیا میں شامل کروں گا۔ مودی نے یہ نعرہ اور Hinduism کا نعرہ لگا کے کامیابی حاصل کی۔ تاریخ بڑی ظالم چیز ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عمران خان صاحب نے کہا کہ مودی بر سر اقتدار آئے گا تو کشمیر کا مسئلہ حل ہو گا۔ اس سے یہی اندازہ ہوتا تھا کہ مودی اور عمران خان دونوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ اس ستر سالہ جگہرے کو اس طرح ختم کرتے ہیں کہ تم ہمت اور جرات کر کے آئین میں ترمیم لاو۔ ہم روئیں گے اور پیٹھیں گے۔ ہم اظہار پیغام کریں گے اور یہ سلسلہ چلتا ہے گا لیکن کشمیر کی وجہ سے ہم آپ کے ساتھ نہیں لڑیں گے۔ ہم کسی کا دروازہ نہیں کھٹکھٹھائیں گے۔ پاکستان میں صرف ریلیاں ہوں گی۔ سینیٹر ہمایوں مہمند مجھے بولنے دیں۔ میں نے آپ کے لیڈر کو اطمینان سے سن۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ہمایوں مہمند بر اہ مہربانی پہلے انہیں بات کرنے دیں۔ آپ اپنی باری پر بات کر لیجئے گا۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: قائد ایوان ایسی باتیں کر رہے تھے جو ہماری آنکھوں میں دھول جھوٹنے کے برابر تھے۔ ہم نے انہیں برداشت کیا۔ آپ صرف حقائق سنیں۔ جب میں آپ کو آئینہ دکھاتا ہوں تو آپ کو آپ کا چہرہ بھیانک اور خوفناک نظر آتا ہے۔ آپ اپنے کردار پر تو دیکھیں۔ آپ نے کشمیر، ہندوستان کو دے دیا ہے۔ آپ نے کشمیر تھی دیا۔ اب آپ ہزار آنسوں بھائیں۔ یہ صرف formality اور دکھادا ہے۔ اس سے آگے کچھ نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان ظالموں نے کشمیریوں کے خون کا سودا کیا ہے۔ انہوں نے ماویں اور بہنوں کی عزت و ناموس کا سودا کیا ہے۔ انہوں نے بہت بڑا ظلم کیا ہے کہ جب مودی کہہ رہا تھا کہ میں اگر بر سر اقتدار آؤں گا تو مقبوضہ کشمیر کو انڈیا میں شامل کروں گا، یہ اس وقت خاموش رہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ اگر مودی دوبارہ کامیاب ہوتا ہے تو مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو گا۔ جی بالکل کشمیر کا مسئلہ اسی طرح حل ہوا کہ اس نے

کشمیر کو اتنا میں ضم کر دیا اور آئین میں Article 370 ختم کر دیا۔ جو کشمیریوں کے حقوق تھے جیسے کوئی باہر سے آ کر کشمیر میں آباد نہیں ہو سکتا، کشمیر میں ملازمتیں صرف کشمیریوں کے لئے ہوں گی اور اسی طرح دیگر مراعات انہیں حاصل تھیں باوجود اس کے کہ کشمیر مقبوضہ تھا لیکن اب یہ ساری مراعات ختم ہو گئی ہیں۔

جناب! میں حیران ہوں کہ کس انداز سے قائد حزب اختلاف نے بات کی۔ مجھے افسوس ہے کہ کم از کم وہ حکومت کو آئینہ تو دکھاتے کیونکہ یہ سب کچھ اس حکومت نے کیا ہے۔ ان کی حکومت نے کشمیر کا دفاع کیا۔ نواز شریف صاحب کی حکومت نے بھی کشمیر کا دفاع کیا۔ بھٹو صاحب کا بھی کشمیر کے حوالے سے صحیح موقف تھا لیکن ان ظالموں نے کشمیریوں کے زخم پر نمک چھڑکا ہے۔ اب یہ کس منہ سے اظہار بیکھری کر رہے ہیں۔ کیا وہ انہوں نے اور کچھ نہیں سمجھتے۔ کیا وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ ایک عام مسلمان اور پاکستان کا ایک عام شہری یہ سمجھتا ہے کہ عمران خان صاحب اور ان کی حکومت نے کشمیر بچا ہے۔ انہوں نے کشمیریوں کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے۔ ان کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ کشمیری ماوں، بہنوں کی اس وجہ سے عصمت دری ہوئی ہے کیونکہ انہوں نے اسے بچا ہے۔ یہ ساری چیزیں دنیا کے بھی سامنے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کی قرارداد کچھ ایسی جاندار ہونی چاہیے جس میں ان ساری چیزوں کی نشان دہی ہوئی چاہیے۔ اگر ہم یہ حلقہ چھپائیں گے تو آنے والی نسلوں کو کچھ بھی پتہ نہیں ہو گا کہ کشمیریوں کے ساتھ کیا ہوا۔ اس لئے میں انہیں مجرم سمجھتا ہوں کیونکہ انہوں نے کشمیر بیچنے کا جرم کیا ہے۔ جب تک PTI حکومت ہے، یہ کشمیر کے حوالے سے مجرم رہے گی۔ انہوں نے کشمیری عوام اور ان کے خون کا سودا کیا ہے۔ میں اسی پر التفاء کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلے تو بہت بڑی زیادتی کی ہے اور اب رونارو ہے ہیں کہ کشمیریوں کے ساتھ یہ ہوا اور وہ ہوا۔ آپ نے کشمیر بچا ہے اور اب رونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، شکریہ۔

جناب چیریمن: شکریہ۔ جی سینیٹر فیصل سبز واری۔

Senator Syed Faisal Ali Subzwari

سینیٹر سید فیصل علی سبز واری: جناب چیریمن! بہت شکریہ۔ آج پاکستان کے ایوان بالا میں کشمیر پر بہت اہم گفتگو ہو رہی ہے۔ آج کشمیر پر کی جانے والی گفتگو اس لیے بھی بہت اہمیت کی حاصل

ہے کہ جو ظلم و ستم ہمارے کشمیری بھائیوں پر کیا جاتا ہے تو ان کی آواز پاکستان کے علاوہ کسی بھی platform سے عالمی ڈنیا تک نہیں جاتی۔ پاکستان کا کشمیر پر ایک بہت واضح موقف ہے۔ بھارت میں بھارتی استعمار نے Article 370 A کا استعمال کیا۔ بھارت نے Article 370 A کا بازار گرم کر رکھا تھا لیکن 5 اگست کے بعد ہندوستان نے اپنی ہیئت تبدیل کرنے کی بھرپور کوشش کی اور یہ ایک انتہائی مند موم اقدام تھا۔ کشمیر کا پر امن حل نا صرف کشمیر کے لیے بلکہ عالمی امن کے لیے بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مسئلہ کشمیر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے عالمی قوتوں اس مسئلہ کو United Nations میں لے کر گئیں اور وہاں General Assembly کی قرار داویں پیش ہوئیں اور کشمیریوں کا استصواب رائے کا حق تسلیم کیا گیا لیکن باوجود اس حق استصواب رائے دہی کے بھارت نے اپنے ظلم مقبوضہ کشمیر میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بھارت کشمیریوں کی بصیرت نہیں چھین سکتا لیکن آج وہ کشمیریوں پر pallet guns کے ذریعے ظلم کر رہا ہے اور ہمارے کشمیری بھائیوں کی بصارت چھین رہا ہے۔ آج نہ صرف ہم پاکستانی بلکہ ہم تمام elected نمائندے خواہ ان کا تعلق کسی بھی پارٹی اور ایوان بالا سے یا پھر ایوان زیریں سے ہو، ہم تمام پاکستانیوں کا اجتماعی خمیر نہ صرف بھارتی مظالم کے خلاف ہے بلکہ ہم یہ بھی چاہتے ہیں ہمارے کشمیری بھائیوں کو وہی حق ملے جو آج کی مہذب ڈنیا میں ہر انسان کا ہونا چاہیے۔ آج کی ڈنیا میں ہر ایک انسان اور شہری کا حق ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ آج اس ایوان میں ہم یہ گفتوں سن رہے ہیں کہ کس حکومت نے کیا، کیا اور کیا نہیں کیا؟ میرے نزدیک اس سے کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اگر ہم نے کچھ کم کیا تھا تو کل اس سے زیادہ اپنے کشمیری بھائیوں کے لیے کام کرنے کا اعادہ کریں۔ آج ہم اس عزم کا اعادہ کریں۔ ہماری منقسم آراء کشمیر cause کے لیے بہت زیادہ صحت افراء نہیں ہے۔ ہماری متحدا آراء کشمیر cause کے لیے سود مند ثابت ہو سکتی ہے۔

جناب! میری اس ایوان سے گزارش ہو گی کہ ہم ہر موضوع پر سیاست کر لیں لیکن مسئلہ کشمیر پر ہم تمام ممبران کم از کم سیاست نہ کریں۔ آپ یقین کیجئے، آج ہمارے اندر کی تقسیم بھارت کے مند موم عزادم کو مقبوضہ کشمیر میں تقویت بخش رہی ہے اور ان موصوم بچوں کے مستقبل سے بھارت روزانہ کی بنیاد پر مقبوضہ کشمیر میں کھلیں رہا ہے۔ آج بھارت مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی نسل کشی

کر رہا ہے۔ آج بھارت مقبوضہ کشمیر میں نئی آباد کاری کر کے کشمیر یوں کی demography تبدیل کر رہا ہے۔ آج کشمیر یوں کو ہم تمام پاکستانیوں کی ایک متحداً اواز کی ضرورت ہے۔ آج کشمیر یوں کی ہم تمام پاکستانیوں سے اور ہماری حکومت سے صرف ایک توقع ہے کہ ان کا مقدمہ ایک توانا اور مضبوط طریقے سے عالمی دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

جناب! میری خواہش ہے کہ ایوان بالا کشمیر یوں کے لیے آواز بلند کرنے کے لیے اپنا پھر پور کردار ادا کرے۔ پاکستان میں کسی بھی پارٹی کی حکومت ہو، ہم تمام مل کر حکومت کو اپنی mandate اور support کو دینیا کے تمام forums, United Nations, OIC, cause کو ہمیشہ صاف اول پر رکھنا ہے۔ آپ نے کشمیر International Media and Human Rights Organizations کے سامنے ہم آواز ہو کر اور بلند آہنگ طور پر کشمیر کا مقدمہ پیش کرنا ہے۔ میں اس موقع کے توسط سے اپنے کشمیری بھائیوں کو اپنی، اپنی جماعت MQM کی جانب سے اور ایوان بالا کی جانب سے تمام کشمیری بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ at any cost ہم آپ کے اوپر ہونے والے مظالم کو نہ بھولیں گے، نہ بھول سکتے ہیں۔ ہم آپ کی آواز سے آواز ملانے کے لیے یہاں موجود ہیں اور ہم یہ کام کرتے رہیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طاہر بنجو صاحب۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بنجو: جناب! شکریہ، آپ نے ایک نہایت احسان اقدام لیا۔ آپ نے قائد ایوان، قائد حزب اختلاف اور ہم سب کی خواہش پر آج کے اجلاس کو کشمیر پر بات کرنے کے لیے مخصوص کر دیا۔ یہ ایک بہت اچھی بات ہے۔ آج کا موجودہ عالمی نظام حق اور انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ آج دنیا کو طاقت کے اصولوں پر چلایا جا رہا ہے۔ ہم Law makers اور ملکی سیاست دان اکثر ویشنراقوام متحده کی قراردادوں کا حوالہ دیتے ہیں لیکن حق تو یہ ہے کہ بڑی طاقتوں نے اقوام متحده کو ایک بے اختیار ادارہ بنادیا ہے۔ آج اقوام متحده کے پاس کوئی ایسی طاقت موجود نہیں ہے کہ وہ اپنی قراردادوں پر عمل درآمد کر سکے۔ عالمی دنیا میں اصل طاقت کا محور veto power countries روں، چین، فرانس، برطانیہ اور امریکہ کے پاس ہے اور ان ممالک میں مساوی چین

کے باقی چاروں Veto power countries کا جھکاؤ بھارت کی جانب ہے۔ ہندوستان ایک بہت بڑی مارکیٹ ہے اور ان تمام ممالک کی ہندوستان کے ساتھ اربوں اور کھربوں کی investments اور کاروبار ہیں جو کہ اس کی ایک بنیادی وجہ ہے۔ ہماری رائے میں مسئلہ کشمیر کا حل بامقصود اور نتیجہ خیز مذاکرات میں ہی ہے۔ اگر ہندوستان اور پاکستان مل جل کر مسئلہ کشمیر کا حل نہیں نکالیں گے تو یہ دونوں ممالک بڑی طاقتوں کے دباؤ میں ہی رہیں گے۔ عالمی طاقتیں انہیں اپنے مفادات اور مقاصد کے لیے استعمال کرتی رہیں گی جیسا کہ گزشتہ 75 سالوں سے مسلسل ہوتا رہا ہے۔ دوسری نہایت اہم بات، اسلام آباد از خود اپنے گھر کو تو ٹھیک کرے۔ آج پاکستان میں انسانی حقوق کی صورت حال نہایت تشویش ناک اور پریشان کن ہے۔ آج پاکستان میں لاپتہ افراد کا معاملہ ایک نہایت اہم اور حساس issue بن چکا ہے۔ ہماری انسانی حقوق کی وزیر، محترمہ شیری مزاری صاحبہ نے 3 جنوری کو سینیٹ اسٹینڈنگ کمیٹی برائے انسانی حقوق کے اجلاس میں ایک اہم اکشاف کیا کہ لاپتہ افراد کا جو Bill تیار کیا گیا تھا وہ سینیٹ میں پہنچنے کے بعد غائب ہو گیا۔ DAWN اخبار نے ایک اچھی سرنخی لگائی کہ Missing Person's Bill has gone. اس حکومت کی ایک ذمہ داری ہے، ڈاکٹر صاحبہ کی خود ذمہ داری ہے اور ہمارے محترم ڈاکٹر بابر اعوان صاحب کی ذمہ داری ہے۔

مہربانی کر کے اس bill کو تلاش کریں، آخر یہ bill کہاں گیا، اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا، which was recently passed by the National Assembly.

میری وزراء صاحبان سے گزارش ہے کہ اس bill کو تلاش کر کے ایوان میں لا لائیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بے شک چیختے چلاتے رہیں، جب تک ہمارے ملک میں سیاسی اور معاشی استحکام نہیں آئے گا، جب تک ہمارے ملک میں مضبوط جمہوریت قائم نہیں ہو گی، جب تک ہم IMF اور دیگر مالیاتی اداروں کی قید سے آزاد نہیں ہوں گے اس وقت تک یورپی یونین تو دور کی بات ہے پوری دنیا میں کشمیر کے ضمن میں ہمارے بیانیہ کو پذیرائی نہیں ملے گی۔ غالباً 67 اسلامی ممالک ہیں، چند ایک ممالک کی جو کشمیر کے حوالے سے ملتی جلتی رائے ہے وہ ان کی اپنی خارجہ پالیسی کا حصہ ہے، جیسا کہ ایران ہے، ایران ہمارے لیے تو نہیں بول رہا۔ مہربانی کر کے جمہوریت اور معیشت کو مختکم بنائیں، حکومت اور اپوزیشن نہایت اہم معاملات پر ایک دوسرے

کے بارے میں کیڑے نکالنے کے بجائے سنجیدگی سے بیٹھ کر کوئی حکمت عملی بنائیں۔ اس سے بہت کچھ ہو سکتا ہے اور دنیا میں آپ کی بات کو ضرور سن جائے گا۔

جناب چیئرمین! مضبوط خارجہ پالیسی مضبوط معیشت سے جنم لیتی ہے، آج کے میں الاقوامی نظام میں یہ ایک ایسا فارمولہ ہے کہ جسے کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ مضبوط معیشت ہو گی تو مضبوط خارجہ پالیسی بنے گی اور پھر دنیا کشمیر کے ضمن میں ہمارے بیانے کو سنے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر شفیق ترین صاحب۔

Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: جناب چیئرمین! کل 5 فروری ہے اور Kashmir Day کشمیر کے حوالے سے ہے۔ ہمارے دوسرے سینیٹر ساتھیوں نے بھی agenda کشمیر کے حوالے سے بات کی ہے۔ میں اپنی پارٹی کی جانب سے کشمیر میں جاری ظلم کی مذمت کرتا ہوں، ہم ظلم کے خلاف ہیں، چاہے وہ کہیں پر بھی ہو۔ ہمارا موقف ہے کہ کشمیر کا مسئلہ کشمیریوں کی مرضی کے مطابق جلد از جلد حل ہو، اس مسئلے کی وجہ سے پورا خطہ disturb ہے، ہمارا اربوں کھربوں کا بجٹ اسی security threat کی وجہ سے لگتا ہے، ہم اس وقت تک welfare state کی بجائے ایک state نہیں بن سکتے جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ہم نے جنگیں لڑ کر دیکھی ہیں، اس سے صرف نقصان اور تباہی ہوئی ہے، ہمیں اس کا سیاسی حل تلاش کرنا ہو گا۔

جناب چیئرمین! کشمیر کے مسئلہ کے ساتھ میں ایک چھوٹی سی دوسری گزارش بھی کرنا چاہتا ہوں کچھ دن پہلے لاہور میں دھماکہ ہوا اور لاہور شہر کے مختلف علاقوں سے۔۔۔

جناب چیئرمین: آج صرف کشمیر پر ہی بات کریں۔ آپ نے اس دن اس پر بات کی تھی۔

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: ٹھیک ہے، اس پر پھر بعد میں بات کروں گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر اعجاز چودھری صاحب۔

Senator Ejaz Ahmad Chaudhary

سینیٹر اعجاز احمد چودھری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ہمیں آزاد ہوئے 74 برس ہو گئے ہیں۔

اپنی شادابی غم کا مجھے اندازہ ہے
 روح کا زخم پر اننا ہے مگر تازہ ہے
 بھی آشفۃ سری دے گی اسیری سے نجات
 سرِ سلامت ہے تو دیوار بھی دروازہ ہے

آج یہ اجلاس 5 فروری کے حوالے سے ہو رہا ہے، اس جدوجہد آزادی میں بھارتی بریت اور ان کی نولاکھ فوج با مقابلہ اسی لاکھ نہتے اور پر امن کشمیری، ایک ظلم کی داستان ہیں۔ سید علی شاہ گیلانی صاحب کی رحلت، شہادت ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔ پاکستان کے ماہی ناز نوابزادہ نصر اللہ خان صاحب نے 1984 میں ایک نظم کہی تھی، مجھے یوں لگتا ہے کہ شاید انہوں نے یہ نظم اس رات کے لیے کہی تھی کہ جس رات سید علی شاہ گیلانی صاحب دنیا سے رحلت فرمائے گئے، ایک بطل حریت، جدوجہد کا کوہ گراں، ایک استعارہ دنیا میں مظلوم کی حمایت میں ظلم کے سامنے کھڑا ہونے والا، ان کی موت کے بارے میں کہا گیا کہ

موت ایک سلسلہ وہم و گماں آج کی رات
 زندگی دلوںہ عزم جوں آج کی رات
 جیسے حضرات اقبال نے فرمایا تھا کہ
 فرشتہ موت کا چھوتا ہے گوبدن ترا
 ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے

شہید ایک ایسی کیفیت سے گزرتا ہے کہ وہ زندہ و سلامت رہتا ہے۔ نوابزادہ صاحب نے فرمایا:

کھکشاں پھر سے ہوئی جلوہ فشاں آج کی رات
 عالم پیر بھی ہوتا ہے جوں آج کی رات
 خونِ تازہ رگِ ہستی میں روں آج کی رات
 وقت کی دستِ جنوں میں ہے حنا، آج کی رات
 مژہ دل کہ ہوئے خاکِ بسر اہل ہوس
 عشق ہے با علم و طبل و نشاں آج کی رات
 اپنی فطرت سے ہے مجبور ہندو توکی قوم

مرغزاروں سے بھی اٹھتا ہے دھواں آج کی رات
 ارضِ کشمیر کے جانباز جوانوں کو سلام
 رشکِ فردوس ہے وادی کا سماءں آج کی رات
 سرخ رو ملتِ بیضا کو کیا ہے تم نے
 لوگ تو سمجھتے ہیں کہ بڑی کم جدوجہد ہے۔
 سرخ رو ملتِ بیضا کو کیا ہے تم نے
 موحیرت ہوئیں اقوامِ جہاں آج کی رات
 اب ہمارے لیے کیا ہے۔
 وقت نے دی ہے تمھیں چارہ گری کی مہلت
 آج کی رات مسیحانہ فسال آج کی رات

ہم سب کے لیے اس میں 74 برس کی جدوجہد کا پیغام ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ نیشن منڈیلانے بہت بڑی جدوجہد کی ہے لیکن سید علی شاہ گیلانی نے ان سے کم جدوجہد نہیں کی ہے۔ بارہ برس تک کامل نظر بندی میں گزارے، دس برس وقفع و قفعے سے بھارت کی جیلوں اور تغذیب خانوں میں گزارے۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے گھروں والوں کو ان کا جنازہ اٹھانے کی اجازت نہیں تھی، وہ شخص جو آخر تک کشمیر یوں کے دلوں میں بستا ہے، اس کا جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں دی گئی، ان کی زندگی کے آخری ایام کا اور دلکھ طیبہ، دور دشیریف اور ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے، تھا۔ یہ تین الفاظ تھے جو انہوں نے اپنے آخری ایام میں کہے۔

آج 914 رو ہو گئے ہیں کہ ہندوتوا کے پیاری زیندر مودی نے کشمیر کو جمل بنایا ہوا ہے، پورے 80 لاکھ لوگوں کی جیل بنایا ہوا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں اتنی بڑی جیل نہیں ہے، وہاں پر کرفیو ہے اور زندگی معطل ہے، مساجد بند ہیں۔ میں صرف ایک سال کی بات کروں گا کہ 52 جمعے آتے ہیں تو 48 جمعہ کی نمازیں نہیں ہو سکی ہیں۔ امام بارگاہیں بند ہیں، عیدین کے اجتماعات پر پابندی رہی۔ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد کے حوالے سے جلوس نکالنے ہیں لیکن وہ جلوس نہ نکال سکے۔ پوری عالمی برادری جوابدہ ہے، انسانی حقوق کی پاکستان اور باہر کی انجمانیں کھاں پر ہیں،

میں نے آج تک پاکستان میں Human Rights Commission کو کبھی کشمیر میں ہونے والی atrocities پر بات کرتے ہوئے نہیں سن، ان کو کشمیر کی کوئی صورت حال نظر نہیں آتی۔ میں بالکل چند minutes میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایک سال میں 65 بے گناہ اور مظلوم کشمیریوں کو جعلی مقابلے میں موت کی نیند سلا دیا گیا اور 487 لوگ شدید زخمی ہوئے ہیں۔ 2716 افراد تشدد کا تاثانہ بنے، 39 معموم بچے شہید ہوئے جس میں 33 لڑکے اور 6 لڑکیاں ہیں، معموم بچیاں ہیں، وہ شہید کر دیے گئے ہیں۔

جناب! آپ کو یہ سن کر تکلیف ہو گی کہ 67 گھروں کو تباہ و بر باد کر دیا گیا یا انسانوں سمیت زندہ جلا دیا گیا۔ میں نے یہ اعداد و شمار authentic sources آآل پارٹیز حربیت کانفرنس کے record سے جمع کئے اور آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ میں آج اس forum سے عالمی کشمیر سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ایسٹ تیمور میں حق خود ارادیت مل سکتا ہے، اگر سوڈان میں حق خود ارادیت مل سکتا ہے تو پھر کشمیریوں کو یہ حق کیوں نہیں دیا جا رہا ہے؟

جناب! میں بڑے ادب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ یقین کریں کہ میں بالکل دل سے تیار ہو کر آیا تھا کہ آج کوئی بات نہیں کروں گا لیکن میں بصدق ادب سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جس طرح پیشہ میں چھر اگھون پ دیا جاتا ہے تو آپ نے وہ کام کیا ہے۔ Opposition کے باقی اراکین نے بھی تقاریر کی ہیں یعنی آپ ہی اپنی اووس پر ذرا غور کریں۔ آپ 8 برس تک کشمیر کیٹی کے چیئر مین رہے، آپ کوئی ایک بات مجھے بتا دیں۔ آپ Trump کے حوالے سے خیالات کا اظہار فرمایا، مجھے آج پتا چلا ہے کہ آپ کے کان کے بہت قریب ہیں، آپ نے جو فرمایا، وہ دنیا نے report نہیں کیا لیکن آج پتا چلا کہ سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب دائیں یا بائیں کان پر ہیں۔ جناب! سچی بات ہے کہ آج میں بالکل مولانا فضل الرحمن صاحب کے حوالے سے کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا، آپ وہ ساری باتیں یاد کر لیں، میں جو باتیں کہا کرنا ہوں، اتنی سی بات ہے۔۔۔

(مدخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب! اس طرح نہیں ہوتا، آپ تشریف رکھیں، آپ کسی کی تقریر کے دوران مداخلت نہ کریں اور تقریر کے دوران کھڑے نہ ہو جائیں اور آپ ماحول خراب نہ کریں۔

سینیٹر اعجاز احمد چودھری: میں آپ سے شد و مدد سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، ساری حریت کا فرنٹ اس ان کی constituent 29 جماعتیں وہ سب کی سب پاکستان کی اس پالیسی کے ہمراہ ہیں۔ آج تک کسی حریت رہنمائے پاکستان کی پالیسی اور یہاں پر سیاسی جماعتوں کی جدوجہد پر اعتراض نہیں کیا۔ یہ ایک بات بالکل valid کی گئی ہے جو میرے بھائی سینیٹر فیصل سبز واری نے کی، یہاں کے اختلاف کا ادھر غلط impression جاتا ہے کہ وہ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ اپنے اندر اتحاد اور یک جہتی پیدا کر لیں، آپ جب کشمیریوں کی بات کریں تو آپس میں نہ ابھیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ پھر پاکستان کے وزیر اعظم کا ذکر نہیں کرتا، پاکستان کے وزراء اعظم میں سے کس کا تعلق نریندر مودی سے ذاتی اور گھر بیو تعلق ہے لیکن عمران خان صاحب تو اس کے سامنے کھڑا ہے، انہوں نے ایسٹ کا جواب پتھر سے دیا ہے اور اس نے کہا تھا کہ اگر تم آگے بڑھو گے تو ہم جواب دیں گے، انہوں نے اس طرح کہا ہے۔

جناب! آپ باقی جانتے ہیں کہ یہ جو فلسفہ ہے، یہ کامیابی جدوجہد کے نتیجے میں آتی ہے اور جو قلم بند ہاتھ ہوتے ہیں، وہ جدوجہد کریں تو اس کے نتیجے میں آتی ہے۔ میں بالکل واضح طور پر ایوان بالا میں کہنا چاہتا ہوں، ہماری ساری عسکری قوت، ایسی قوت اور یہ ساری چیزیں رو بہ عمل آنی چاہیں۔ کشمیر کی آزادی کے لیے ہم جو امن کے گیت گاتے ہیں، اُس کیسا امن ہے یعنی سب سے بڑی منڈی سوارب یا ڈیڑھ ارب لوگوں کا بھارت ہے تو ہم امن کے گیت گاتے رہیں۔ ہم نے یہ امن کے گیت بہت گالیے۔ میں اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ آپ سینیٹ کے اراکین کو اس سال 2022 میں وفادبا کر پوری دنیا میں بھیجیں، وہاں پر جا کر پارلیمنٹ کے لوگوں سے ملاقاتیں کریں اور وہاں کے عوام سے براہ راست مخاطب ہوں اور کشمیر کے مقدمے کو جس طرح لڑا جانا چاہیے، اس پوری کیفیت کا پورا حق ادا کرنا چاہیے۔ بھارت کو مجبور کرنا چاہیے کہ اس نے کشمیر کی ایک خصوصی حیثیت ختم کی ہے، وہ دوبارہ بحال کرے اور جس طرح یہودیوں کے پیچے چل کر، Israel اکثریت کو

اقیت میں بدل رہا ہے تو بھارت بھی یہی گھناؤنا کردار ادا کر رہا ہے۔ ہم اس کی شدید الفاظ میں منمت کرتے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ questions میں نہ پڑیں پھر وہ شروع ہو جائیں گے، آپ براہ مہربانی میری بات سن لیں، آپ اس ماحول کو خراب نہ کریں۔ تشریف رکھیں اور Leader of the Opposition بھی کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے بھی بات کرنی ہے۔ جی قائد حزب اختلاف صاحب! آپ نے کچھ کہنا ہے؟ سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: میں سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری صاحب کی بات کرنا چاہتا تھا۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: میں ایک مرتبہ کشمیر میں گیا تو سردار یعقوب صاحب صدر تھے تو انہوں نے مجھے کہا کہ مولانا فضل الرحمن کشمیر کو آزاد کیوں نہیں کرتے، اگر مولانا فضل الرحمن کشمیر کو آزاد نہیں کرتا تو استعفی دے دیں۔ میں نے کہا کہ کشمیر کی آزادی کے لیے سب سے پہلے آپ استعفی دے دیں۔ اس وقت میاں نواز شریف صاحب وزیر اعظم تھے، وہ استعفی دے دیں تو پھر مولانا فضل الرحمن صاحب استعفی دے دیں گے۔ کشمیر کمیٹی ہو یا کوئی اور کمیٹی ہو، یہ باشور لوگ ہیں، یہ سب جانتے ہیں کہ کمیٹی کی سفارشات ہوتی ہیں تو اس سے آگے کیا ہوتا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ جی جناب قائد حزب اختلاف صاحب۔
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: میں گزارش کروں کہ آج ہم صرف کشمیر کی solidarity کی بات کر رہے ہیں اور میں honourable Members سے بھی گزارش کروں گا کہ یہاں پر کسی شخصیت کا نام نہ لیا جائے جیسے مولانا فضل الرحمن صاحب اور میاں نواز شریف صاحب کا نام ہے۔ اس سے provocation ہو گی اور unity نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: جی بالکل درست ہے۔ جی جناب ظہیر الدین بابر اعوان صاحب۔

Mr. Zaheer-ur-Din Babar Awar (Adviser to the PM on Parliamentary Affairs)

جناب ظہیر الدین بابر اعوان (مشیر وزیر اعظم برائے پارلیمانی امور) : بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں اور کوئی کنجوں بھی نہیں کروں گا کہ

پاکستان کے ایوانوں میں اس وقت bipartisan گفتگو کرنے کا آج بھی سب سے موثر اور معطر ذریعہ House of the Federation ہے۔

(اس موقع پر پریز ائینڈنگ آفیسر سینیٹر کیسو بائی کری صدارت پر متمکن ہوئیں)

جناب ظہیر الدین بابر اعوان : Welcome Madam, on the Chair. یہ بات بھی کہنے کے قابل ہے کہ یہاں عمومی طور پر جو بڑے issues ہیں ان پر ایک دوسرے کی گفتگو سنی جاتی ہے۔ ابھی جو Opposition Leader کہہ رہے تھے اس کی بڑی ضرورت ہے۔ کشمیر کے حوالے سے، تین حوالے کہنا بہت ضروری ہیں اور ان تینوں حوالوں پر میں تین جگہ بات کروں گا۔ پہلا یہ کہ عالمی ادارے کشمیر کے لوگوں کو انصاف دلانے، اپنا کیا ہوا وعدہ اور اپنی pass کی ہوئی قراردادوں پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک و شبہ ہی نہیں ہے۔ اگرچہ 2019 کے بعد اقوام متحدہ کے سکریٹری جذل صاحب نے بھی اور ان کی جو UN Security Council اور اس کے صدر صاحب نے بھی کشمیر کے حوالے سے گفتگو کی ہیں جو حوصلہ افزای ہے۔ ابھی ایک سینیٹر صاحب جن کا بلوچستان سے تعلق ہے کہہ رہے تھے میں ان سے بھی اتفاق کرتا ہوں لیکن پچھلی صدی اور اس صدی کے لوگوں کے لیے یہ طرفہ تماشہ ہے اور کبھی کبھی ایسے لگتا ہے کہ جیسے انسانی حقوق گورے ہیں۔ جیسے Holocaust گوارا ہے، جیسے عالمی قوانین گورے ہیں اور جیسے بم، اسلحہ، بارود اور نئے جہاز صرف اور صرف مسلم زمینوں کے لیے بنائے جاتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ کسی کو یہ بات سخت اور تنخ لگے لیکن یہ بات کہنے والی ہے کہ جہاں قرارداد داخل ہونے کے ساتھ ہی مسلم زمینوں پر افواج داخل کرنے کا رواج آیا، عالمی اداروں کو پس پشت ڈالا گیا اور پتا چلا کہ جس weapons of mass destruction ground پر اس plan کے پیچھے عالمی ادارے کہیں دھند میں غائب ہو گئے، کہیں دھوئیں کے پیچھے سانس لیتے رہے۔

اس کا دوسرا پہلو مسلم امہ ہے۔ مذہب ایک، قبلہ ایک، قرآن ایک، خاتم المرسلین ﷺ پر ہماری ہزار جان قربان، آپ پر ایمان ایقان ایک لیکن اقبال نے جو کہا تھا وہ ہم سارے اپنی اپنی جگہ، اپنے اپنے مواطن میں مل کر ثابت کر رہے ہیں کہ:

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا

ایک centralized leadership خواہ وہ symbolic ہی تھی، اس کے بعد وہ دور آیا جس دور کا میں نے پچھلے جملے میں کہا کہ ساری بربادی کے سامان مسلم زمینوں کو test ground کے طور پر استعمال کر کے ان کا آغاز کیا گیا۔

اس کا تیسرا حوالہ Nation States ہیں، میں اپنے سے شروع کرتا ہوں۔ ذرا introspection ہے، اپنے اندر جھانکنے والی بات ہے۔ ہم بھی nation state ہیں۔ کس قوی دن پر اختلاف کی آواز اٹھانے سے ہم باز آئے ہیں؟ کس قوی مسئلے کو، مرحلے کو، معاملے اور issue کو ہم نے as a nation دیکھا؟ بد قسمتی کی بات ہے اگرچہ رسولی کی بات ہے لیکن کہنے والی بات ہے، بات صحیح ہے کہ ہمارے اس رویے نے nation کو ایک طرف کھڑا کر دیا ہے اور State کو اجنبی سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے کسی ملک میں ایسا نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری کسی سرزی میں پر، کسی بھی نام پر اس طرح کی سماج کاری، میں سیاست کاری نہیں کہتا، نہیں ہو سکتی ہے، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہو سکے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے جب لوگ دیکھتے ہیں کہ دنیا کی سب سے امیر قوم جس کے پاس ساری دو لئیں ہیں، جس کے پاس بہترین youth ہے، جس کے پاس بہترین oils, gases ہے اور پھر ہم ان میں سے ایک ہیں، اسی امت کے ایک جزو کی حیثیت سے کہ جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے nuclear technology بھی ہے۔

اب دوسری طرف آئیے کہ کیا ہم نے کبھی غور کیا ہے کہ:

رجھتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر

برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

Eretria، Mindanao اور کشمیر جس کے حوالے سے آج کے اجلاس کے منعقد کرنے پر میں پاکستان کے ایک شہری اور ایک وکیل کی حیثیت سے دونوں طرف کے اراکین کو اور Chair کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہم اکیلے اکیلے کب تک مار کھاتے رہیں گے، کب تک ظلم سہتے رہیں گے،

کب تک جروت کا سایہ ہماری سر زمینوں پر لہراتا رہے گا، کب ہمارے بڑے، کب ہمارے فیصلہ ساز،
کب ہمارے Managers، کب ہمارے ریاست کار، کب ہمارے سیاست کار، کب ہمارے قلم کار
اس صدی میں کوئی ایسا دن قوم اور امت کو دھامیں گے جس سے ان زمینوں کے تحفظ کی امید نکلتی

ہو۔

جگنگ کے بارے میں بات ہوئی۔ پاکستان نے کوئی بھی جگنگ اپنی choice سے نہیں
لڑی۔ پاکستان پر جنگیں بھارت کی جانب سے مسلط کی گئیں۔ تازہ ترین بالا کوٹ حملہ بھی مسلط کیا گیا
تحاصل لیے پاکستان خود با معنی مذاکرات کے لیے آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ معنی کیا ہو سکتے ہیں سوائے
اقوام متحده میں پاس ہونے والی قراردادوں کے، سوائے Indian illegally occupied Jammu & Kashmir territory
یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ کمیٹی کمیٹی بہت کھیلا گیا۔ آپ کسی دور کو بھی تخصیص نہ دینا چاہیں تو
پورے House of the Federation کو کمیٹی بنا کر پارلیمان کے اندر سے اگر کوئی لاجہ
عمل دیا جاتا ہے تو اسے ہم welcome کریں گے، اس کا حصہ بنیں گے، اسے آگے بڑھائیں گے،
اس کے پیچے طاقت لگائیں گے۔

Let us unite and do not stand apart from each other. Let us make this nation state where nation and state both stand together.

ہنسنی کاتی روشن وادی آگ اور خون میں ڈوب گئی ہے
یہ جیون بھی کیا جیون ہے، آگ لگے اس جیون کو
ظلہ رہے اور امن بھی ہو، کیا ممکن ہے تم ہی کہو
پاکستان پاسندہ باد۔ کشمیر بنے گا پاکستان۔

محترمہ پرنسپل آفیسر: شکریہ منشہ صاحب۔ مودی کو میں یہ message دینا چاہتی ہوں کہ یہ پاکستان کا اصل چہرہ ہے کہ مودی کے ظالمانہ رویے کے خلاف آج پاکستان میں جو اجلاس ہو رہا ہے، اس کو پاکستان کی طرف سے ایک ہندو ممبر preside کر رہی ہے۔ میرے خیال میں اس

سے بڑا چانٹا مودی کے منہ پر نہیں لگ سکتا۔ ہم مودی کو بتانا چاہتے ہیں کہ اس نے بہت من مانیاں کر لیں، ابھی زیادہ ہم انہیں برداشت نہیں کریں گے۔

(اس موقع پر ڈیک بجائے گئے)

محترمہ پر نیز ائمۂ نگ آفیسر: سینیٹر جناب حاجی ہدایت اللہ۔

Senator Hidayat ullah Khan

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب چیئرمین صاحبہ! شکریہ۔ آج کا موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ کشمیر کا مسئلہ بہت پرانا ہے۔ اکتوبر 1947 سے شروع ہونے والے اس تنازع کو چوہتر سال، تین ماہ، ایک ہفتہ اور پانچ دن ہو چکے ہیں۔ اس وقت سے یہ تنازع چلا آ رہا ہے، ہم یہ سوچتے ہیں کہ اس کے لیے ہم نے کیا کیا اور کیا اقدامات اٹھائے۔ ایک دوسرے پر ہم اعتراضات کرنے کی بجائے اگر ہم یہ سوچ لیں کہ پہلے جو کچھ ہوا ہے، ہوا ہے، کسی نے ایک طرف سے اس کی مخالفت کی، کسی نے دوسری طرف سے کی اور ہم ایک دوسرے کی ناگنگ کھینچتے رہے اور وہ ہماری اسی باتفاقی سے فائدہ اٹھاتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے کشمیر کی قانونی حیثیت کو بھی تبدیل کر دیا۔ اس کے لیے ہم نے کچھ نہیں کیا۔

جناب چیئرمین صاحبہ! عوامی نیشنل پارٹی کا یہ واضح موقف ہے کہ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ ہمیشہ کے لیے تنازعات کا حل باہمی بات چیت سے نکالا کیا جاسکتا ہے۔ کشمیر کے معاملے پر چار جنگیں لڑی گئیں لیکن اس کا کوئی حل نہیں نکلا اور یہ مسئلہ آج بھی موجود ہے جس نے اب ایک انسانی الیے کی صورت اختیار کر رکھی ہے۔ اگر کشمیر میں ظلم ہو رہا ہے تو یہ قابلِ مذمت ہے۔ عالمی اداروں بالخصوص اقوام متحدہ نے اس مسئلے پر خاموشی اختیار کی ہے حالانکہ پاکستان اور بھارت دونوں پسلی جنگ کے بعد اس بات پر متفق ہو گئے کہ ہم یہ مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حل کریں گے لیکن پھر بعد میں انہوں نے اپنا کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ اس تنازع کے اصل فریق اقوام متحده کے مطابق کشمیری عوام ہیں کہ وہ اس پر اپنا جو بھی فیصلہ کرنا چاہیں، کر لیں۔

جناب چیئرمین صاحبہ! میں یہ بات بھی ضرور اس موقع پر کہنا چاہتا ہوں کہ جب پاکستان بناؤں کشمیر کا تنازع شروع ہوا، یہ بات آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے کہوں گا کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو کہ سو فیصد حقیقت پر مبنی ہے، اگر میں اسے اس وقت آپ کے

سامنے نہ لاؤں تو یہ ایک خیانت ہو گی۔ میں یہ بات آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت جب کشمیر کے حوالے سے پختونخوا کے قبائلی علاقہ جات اور خصوصاً ضلع دیر کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جہاد کشمیر میں ان علاقوں سے ہزاروں پختونوں نے حصہ لیا۔ ضلع دیر کا ذکر خصوصی طور پر اس لیے کرنا چاہتا ہوں کہ وہاں کے غیور پختون پاکستان کی عزت و ناموس اور وقار کو برقرار رکھنے کے لیے وہاں گئے اور نعرہ تکمیر یعنی اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے، دشمن پر ٹوٹ پڑے۔ اس وقت وہ ان کی صفوں میں گھس گئے۔ یہ بھی تاریخی بات ہے، ایسا ہر گز نہیں کہ میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں کہ یہ رضاکار مجاہدین تقریباً ساری گلریتک پہنچ بچکے تھے لیکن کچھ نادیدہ قتوں نے انہیں واپس کرنے کے لیے احکامات جاری کیے جو کہ ہماری تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ اگر ان کو وہاں سے واپس نہ بلایا جاتا تو آج کشمیر آزاد ہوتا۔ اس لڑائی میں ضلع دیر کے تقریباً نو سو افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ اس وقت مواصلات کا نظام ایسا نہیں تھا کہ وہاں سے کوئی شہداء کو اٹھا کر یہاں لے آتا۔ اس وقت کافی پیدل چنان پڑتا تھا تو اس وجہ سے ان لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ان شہیدوں کو وہاں پر دفن کروں۔ آج بھی ان کی قبریں اور مزار وہاں پر ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ دھیر کوٹ کا نام ایک علاقے کے طور پر بھی مشہور ہے۔ یہ دھیر کوٹ ہے جہاں ان شہداء کی لاشیں پڑی تھیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان شہداء کے خون کی برکت سے آج اگر ہمیں وہ پورا کشمیر نہیں ملا تو کم از کم جو آزاد کشمیر ہے، یہ بھی ان شہداء کے خون کی وجہ سے ہی ہے۔ اسی طرح اور بھی لوگوں نے قربانیاں دی ہیں لیکن میں اس کا ذکر خصوصی طور پر کرنا ضروری سمجھتا تھا۔

جناب پھیٹکر پر سن صاحبہ! دوسری بات، حضرت باچا خان بابا نے 1948ء میں اپنی طرف سے ایک پیشکش کی کہ اس مسئلے کا حل میں ہندوستان کے حکمرانوں کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات سے کرواسکتا ہوں لیکن جس طرح آج کل بھی ہے، اس وقت بھی کچھ چچے ایسے موجود تھے جنہوں نے حکمرانوں کے ذہنوں اور دماغ میں یہ بات ڈال دی کہ اگر باچا خان کے حوالے آپ نے یہ مسئلہ کیا تو یہ حل ہو جائے گا کیونکہ ہندوستان کے حکمرانوں کے ساتھ اس کا تعلق اچھا ہے۔ دوسری بات انہوں نے یہ کہی کہ اگر یہ مسئلہ اس نے حل کر دیا تو باچا خان بہت popular اور مشہور ہو جائے گا حالانکہ باچا خان کو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے متحده ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف تحریک چلانی

تحی، کشمیر تو چھوڑیں، پورے ہندوستان سے ان کے ساتھیوں اور علمائے دیوبند نے انگریزوں کو نکالا تھا۔ لہذا، ان کو ضرورت نہیں تھی۔ ایک شاعر کہتے ہیں (پشتو میں شعر پڑھا گیا)۔

محترمہ پر نیڈائیڈنگ آفیسر: آپ کے سات منٹ ہو گئے ہیں، اس لیے آپ اپنی بات کو ختم کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: مجھے بتایا گیا تھا کہ دس منٹ کا وقت ہے۔ میں آخری بات کروں گا، باقی لوگوں نے تو یہ بات عیاں کر دی کہ کشمیر کے معاملے کے لیے چار جنگیں لڑی گئیں، اس کے باوجود مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میں اس بات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرواتا ہوں کہ اس بات کو تو چھوڑ دیں، انہوں نے تو کچھ نہیں کیا، انہوں نے تو کشمیر کے ساتھ ظلم کیا، مردوخاتین کی عزت و آبرو محفوظ نہیں ہے، وہاں پر نوجوان اور بچہ بھی اس کے ظلم سے محفوظ نہیں ہیں لیکن ہم اپنے کردار پر بھی تھوڑا غور کریں کہ ہم نے کیا کیا۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارا ساتھ دیں تو کیا ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے بالخصوص عالی فورم پر فصلہ ہوا تھا کہ اس تنازعہ کو حل کیا جائے تو کیا ہم نے انہیں follow کیا۔ پھر اس کے بعد اگر ہم اپنی حکومت کو دیکھیں، موجودہ حکومت نے کشمیر پر ملک میں اور پریون ملک کیا حکمت عملی اختیار کی ہے؟ کیا رائے عامہ ہموار کرنے کے لیے حکومت نے کوئی کوشش کی ہے؟ نہیں۔ کیا حکومتِ پاکستان نے سیاسی جماعتوں، حزب اختلاف یا قومی قیادت کو اعتماد میں لیا؟ نہیں۔ کیا وزیر اعظم پاکستان نے اس سلسلے میں حزب اختلاف کی قیادت سے مشاورت کی ہے؟ نہیں۔ اگر نہیں کی تو ہم کس طرح دوسرے ممالک سے حمایت کی توقع کرتے ہیں؟ کشمیر کا مسئلہ ہماری قوی و خارجی پالیسی کا مرکزی نکتہ ہونا چاہیے۔ اس حوالے سے اپوزیشن کو ساتھ لیے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔ میں ایک شعر پر اپنی بات کو ختم کروں گا، شاعر کہتا ہے کہ خدا کے لیے آؤ اور پاکستان کو مزید ٹکڑے ٹکڑے نہ کرو، کشمیر کے لیے ہم اکٹھے لڑیں گے لیکن کم از کم اپنی چھوٹی قویتوں کا خیال رکھیں۔

شاعر کہتا ہے کہ:

آؤ اپنے جنم چن دیں ایسٹ پھر کی طرح
یہ درود یوار ہے لیکن یہ گھر اپنا تو ہے
محترمہ پر نیڈائیڈنگ آفیسر: شکریہ، سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

(مدائلت)

محترمہ پر نیڈائیڈ نگ آفیسر: آپ بیٹھ جائیں۔ جی۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، میڈم چیئرمین! چیئرمین سینیٹ نے time fix کیا ہے، میں اپنی پارٹی کو represent کرتا ہوں اور آٹھ، نو منٹ میں اپنی بات کو سمیٹوں گا۔ میڈم چیئرمین!

میں سب سے پہلے Leader of the House and Leader of the Opposition کا شکریہ ادا کرتا ہوں، Chair کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج کشمیر کے لیے پورا دن مختص کیا گیا۔ جب USSR میں February, 1989 کی افواج افغانستان سے واپس ہوئیں تو اس سے ہمت پکڑ کر کشمیر میں uprising شروع ہوئی اور قاضی حسین مرحوم سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان نے اظہارِ یقینی کے لیے پوری قوم کو کشمیر کی پشت پر کھڑا کرنے کے لیے پانچ فروری کا اعلان کیا۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف صاحب نے اس کی توثیق کی، اس وقت کی وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو مر حومہ نے اس کی توثیق کی، تعطیل کا اعلان کیا اور وزیر اعظم صاحبہ خود مظفر آباد گئیں۔ اس طرح پانچ فروری متفقہ طور پر پاکستانی قوم کا کشمیر یوں سے اظہارِ یقینی کا ایک دن بن گیا۔

میڈم چیئرمین! کل جماعتِ اسلامی کے تحت پورے پاکستان میں کشمیر یوں کے ساتھ اظہارِ یقینی کی جائے گی، ریلیاں ہوں گی اور ان شاء اللہ پاکستان اور پاکستانی عوام اپنے اس اظہارِ یقینی کو جاری رکھیں گے اور کشمیری عوام کی قربانیاں وہ رنگ لائیں گی، ان شاء اللہ انڈیا کو بدترین شکست ہو گی اور کشمیر پاکستان بنے گا۔

میڈم چیئرمین! میں صرف دو issues پر مختصر سی بات کروں گا۔ یہ تقدیم نہیں ہے درد دل ہے، آج ہم سب ایک ہیں۔ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ حکومت کی Kashmir policy کمزور ہے، ہمیں اسے مضبوط اور طاقتور Kashmir policy میں بدلا چاہیے۔ National Security Policy میں انڈیا اور کشمیر پر strategic clarity نہیں ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ National Security Policy میں پورے کشمیر پر صرف ایک سو تیرہ الفاظ ہیں، only 113 words، small segment، یہ کشمیر پر موجود ہیں۔ National Security Policy میں status quo mindset نظر آ رہا ہے اور اس میں پانچ اگست کے اقدامات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اگر آپ نے geo-economics کو

یہ national security کا مرکز بنانا ہے تو geo-economics کے حوالے سے بھی کشمیر priority No. 1 ہے کیونکہ کشمیر نہیں ہو گا تو آپ کا پورا پاکستان صحر اور خبر بن جائے گا۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کا جائزہ لیا جائے کہ وزیر اعظم نے کیا کوششیں کی ہیں؟ وزیر خارجہ نے کیا کوششیں کی ہیں؟ کتنے capitals کے دورے کیے ہیں؟ آپ کو یہ جان کر حیرت ہو گی کہ 2019th August, 2019 کے اقدام سے پہلے مودی نے 40 capitals کے دورے کیے تھے، اس کے بعد اس نے 2019th August, 2019 کا اقدام کیا۔ اس لیے DGMO کی سطح پر طرح Human Rights Council کی report کی 2018، 2019 ساتھی report and British law firm Stock Russell Tribunal کی report پر بھی حکومتِ پاکستان نے proper اقدامات نہیں کیے اور انڈیا کو عالمی کمپرسے میں کھڑا نہیں کیا۔ میڈم چینر پر سن! اب میں چند تجاذبیزوے کر اپنی بات کو ختم کروں گا۔

۱۔ باوجود سیاسی تناؤ کے پاکستان کی حکومت اور اپوزیشن، پورا political spectrum strength اور پوری قوم ایک page پر ہیں اور یہ بہت بڑی، اس کو استعمال کرنا چاہیے۔ کشمیر پاکستان کے وجود میں خون کی طرح گردش کر رہا ہے۔

۲۔ کشمیر vital interest کے ساتھ deal نہیں کرنا چاہیے، اس کا follow up ایک missionary، zeal اور جذبے کے ساتھ کرنا چاہیے۔

۳۔ کشمیر کے لیے آزادی کا roadmap دیں، special envoy کا تقرر کریں، Parliamentary Foreign Minister Special Envoy for Committee کا محدود ہے، اس لیے mandate کا تقرر ہونا چاہیے۔

۴۔ آزاد کشمیر کے دستور کے 2 and 11 Articles میں ترمیم کر کے اسے مقبوضہ کشمیر کا تقرر کیا جائے اور پھر Advisor, Commissioner کا تقرر کیا جائے، extend

آزاد کشمیر، آزاد کشمیر کا online data Kashmiri diaspora اکٹھا کیا

جائے۔

۵- from United Nations Human Rights Council جنیوا میں

بھارت کے خلاف قرارداد کی تیاری کی جائے۔ اس میں 28th February, to 1st April, 2022 اجلاس ہونے والا ہے، اس میں بھارت کے خلاف قرارداد کی تیاری کی جائے۔ اس میں تیرہ افریقی ممالک ہیں اور 14 OIC countries ہیں، فوری طور پر ان کے capitals کو visit کیا جائے، یوسف رضا گیلانی صاحب کو استعمال کرنا چاہیے، اسی طرح میڈم شیری رحمن صاحب ہیں، مشاہد حسین سید صاحب اور دوسرے parliamentarians ہیں۔ ان میں تیرہ افریقی ممالک ہیں اور 14 OIC countries ہیں، ان سے فوری طور پر رابطہ کرنا چاہیے۔ یہ اجلاس 28th February to 1st April, 2022 Geneva میں ہو گا،

بھارت کے خلاف اس اجلاس میں قرارداد منظور ہونی چاہیے۔

۶- ڈاکٹر عبدالحمید فیاض، شبیر احمد شاہ، مسرت عالم، نعیم جان، آسیہ اندرابی، محمد یسین ملک سمیت تمام گرفقار سیاسی رہنماء journalists کی رہائی کے لیے عالمی تحریک چالانی چاہیے۔

۷- قومی پارلیمانی کشمیر کمیٹی کو موثر کیا جائے اور اس میں parliamentarians کو استعمال کیا جائے۔

۸- عسکری جہاد ایک تحریک catalyst کا اہم ہے اور Geneva arms struggle کو right کشمیر یوں کیا جائے، اس لیے اس جہاد کو زندہ رکھا جائے، اسے تقویت دی جائے اور اسے مزید تو انکیا جائے۔

۹- خرم پرویز، احسن اونتو، ڈاکٹر آصف ڈار، ملزم ایوب ٹھاکر، یہ جدوجہد کے استعارے ہیں، انہوں نے ہندوستان کی بربریت کا چہرہ دنیا کو دکھادیا ہے۔ ان کی حفاظت کی جائے، ان کے cause کو آگے بڑھایا جائے۔

میڈم چیئرپرsn! میں سمجھتا ہوں کہ UN Human Rights Council کی 2018، 2019 کی Inquiry Commission report کے قیام کی جو جس میں

بات کی گئی ہے، اسے لے کر آگے بڑھا جائے۔ وہ Inquiry and Fact Finding Commission قائم ہونا چاہیے تاکہ انڈیا نے جو genocide کیا ہے وہ دنیا کے سامنے آجائے۔ میڈم چیئرپرسن! بوسنیا میں قائم Russell Tribunal کی سفارشات ہمارے لیے تقویت کا باعث ہیں، ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ Russell Tribunal کی سفارشات کو عالمی سطح پر پھیلایا جائے اور اہم forums خواہ وہ UN، General Security Council ہو، European Union ہے یا OIC، Assembly of Kashmir cause کو تقویت ملے گی۔

میڈم چیئرپرسن! Britain law firm Stock White نے انڈیا کے آرمی چیف اور وزیر داخلہ کے خلاف FIR میں London Police درج کروائی ہے، ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ دنیا میں جو لوگ اس طرح کے کام کر رہے ہیں، انڈیا کے آرمی چیف اور وزیر داخلہ کے خلاف انہوں نے London Police کو درخواست دی ہے، ان تمام لوگوں کو، ان تمام segments کو اٹھانا چاہیے، ہم اس کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے سے ہم ایک roadmap دے سکتے ہیں۔ کشمیری مردوں نے، عورتوں نے، پھوٹوں نے، طلباء نے، وہاں کے صحافیوں نے، وہاں کے human rights workers قربانیاں رنگ لائیں گی، کشمیر آزاد ہو گا اور ان شاء اللہ کشمیر پاکستان بنے گا۔ شکریہ۔

محترمہ پریز ائینڈنگ آفیسر: شکریہ، سینیٹر ولید اقبال صاحب۔

Senator Walid Iqbal

سینیٹر ولید اقبال: جناب چیئرپرسن صاحبہ! بہت شکریہ۔ آج سے تقریباً سو یا سو اسال قبل ---

محترمہ پریز ائینڈنگ آفیسر صاحبہ: Time short ہے اس لیے ذرا مختصر کیجئے گا۔ سینیٹر ولید اقبال: میں بس تین، چار منٹ بولوں گا۔ آج سے تقریباً سو یا سو اسال قبل حضرت علامہ اقبال جب کشمیر کے دورے پر گئے جہاں سے ان کے اور میرے آباؤ اجداد کا تعلق تھا، انہوں نے وہاں پر پائے جانے والے چنار کے درختوں پر سرخ پتوں کی بھرماڑ کو اپنی رگوں میں

دوڑتے ہوئے خون کے ساتھ تشبیہ دی اور میں عرض کرتا ہوں کہ آج یہ نوبت آگئی ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں پائے جانے والے کشمیری اور دنیا بھر میں۔

(اس موقع پر ایوان میں جمعہ کی اذان سنائی دی)

سینیٹر ولید اقبال: جناب چیئرمین صاحب! جس طرح سے میں عرض کر رہا تھا کہ وہ آج سے سو یا سو اسوسیال پہلے علامہ اقبال نے کشمیر کے چنار کے درختوں پر سرخ پتوں کی بھرمار کی تشبیہ اپنی رگوں میں دوڑتے ہوئے سرخ لہو کے ساتھ دی لیکن آج مقبوضہ کشمیر میں اور دنیا بھر میں پائے جانے والے کشمیری اردو کے ایک اور عظیم شاعر مرزا غالب سے رجوع کریں گے کہ؛

(اس موقع پر جناب چیئرمین کر سی صدارت پر متمکن ہوئے)

سینیٹر ولید اقبال:

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل

جب آنکھیں سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

جناب چیئرمین! شیخ عبداللہ کی ایک تحریر کے مطابق اس موقع پر علامہ اقبال نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کی کہ وہ کشمیریوں کے دلوں میں انقلاب کے شعلوں کو بھڑکائے اور میں اپنے دل میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ دعا قبول کی کیونکہ انقلاب کا وہ شعلہ آج بھی ہر کشمیری کے دل میں بھڑک رہا ہے۔ آج بھی پچھلی چار دہائیوں سے مسلط نواحی بھارتی افواج کشمیریوں کے دلوں سے انقلاب کے اس شعلے کو نہیں بجا سکیں۔ ایک اور تاریخی اہم بات یہ ہے کہ صدیوں سے کشمیری مسلمان مظلوم کا شکار رہے ہیں۔ ایک مثال یہ ہے کہ 1885 سے 1925 تک مہاراجہ پرتاب سنگھ کا جو دور تھا اس میں گائے کوڈنچ کرنے کی سزا موت تھی اور ایسی ویسی موت نہیں بلکہ زندہ جلا دینے والی موت تھی اور 1924 میں ایک مسلمان بزرگ اور اس کے 17 فیملی ممبرز کو گورنر کی موجودگی میں زندہ جلایا گیا کیونکہ ان پر گائے کوڈنچ کرنے کا شبهہ تھا۔ فیض احمد فیض مرحوم نے جن کی سالگرہ اگلے ہفتے آ رہی ہے انہوں نے کیا خوب کہا تھا کہ؛

ان گنت صدیوں کے تاریک بہیانہ طسم

ریشم والٹس و کمحاب میں بنوائے ہوئے

جا بے جانکتے ہوئے کوچ و بازار میں جسم

خاک میں لتھڑے ہوئے خون میں سلاٹے ہوئے
اب بھی دل کش ہے ترا حسن مگر کیا کیجے
لوٹ جاتی ہے ادھر کو بھی نظر کیا کیجے

جناب چیئرمین! آج اس دور کا، اس صدی کا، اس سال کا، اس دن کا سب سے بڑا لیہ یہ ہے کہ میں الاقوامی برادری اور international community کی نظر اس طرف لوٹ کر نہیں جاتی۔ International community اور میں الاقوامی برادری ہی وہ ہے جس کو جنگجوی کی اور اس کے خمیر کو جگانے کی ضرورت ہے اور جس کو اس کی بے حری اور دوہرے معیار سے نکلنے کی ضرورت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ برما میں جمہوریت کی پامالی ہوئی ہے اور وہاں اقتصادی پابندیاں لگادی جاتی ہیں، سوڈان میں جمہوریت کی پامالی پر اقتصادی پابندیاں لگادی جاتی ہیں، ایران پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ اپنے جوہری پروگرام کو آگے بڑھا رہا ہے اور پھر اقتصادی پابندیوں پر پابندیاں لگادی جاتی ہیں۔ روس، یوکرین پر اپنے پچھوڑے میں زور آزمائی کرتا ہے تو اقتصادی پابندیوں کے پیچے پیچے نام نہاد مہذب مغربی ممالک بنا کر جاری کرنا شروع کر دیتے ہیں اور جس طرح وزیر اعظم پاکستان نے چند دن پہلے کہا کہ چین کے زنجیان صوبے میں تو انہیں خوب نظر آتا ہے جو بقول ان کے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں لیکن کشمیر کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کسی کو نظر نہیں آتے۔

جناب چیئرمین! میں اسی دعا جس کا میں نے ذکر کیا تھا اسی پر اجازت لیتا ہوں کہ:

پنجھرہ ظلم و جہالت نے براحال کیا
بن کے مقر اراضی ہمیں بے پرو بے بال کیا
توڑا س دست ستم کش کو یارب جس نے
روح آزادی کشمیر کو پامال کیا

شکریہ۔

جناب چیئرمین: ایک سینکڑہ، میں پہلے سابقہ سینیٹر سجاد طوری صاحب جو پہلے Chief Whip بھی تھے، یہاں تشریف رکھتے ہیں انہیں welcome کرتا ہوں، ان کے ساتھ ہمارا بہت اچھا وقت گزرا ہے ماشاء اللہ۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔ آپ نے آج یہاں سے پوری دنیا کو ایک پیغام دیا ہے کہ ایک ہندو خاتون سینیٹر جن کو آپ نے کشمیر پر اجلاس کرنے کی صدارت سونپی، پوری دنیا نے دیکھا کہ ایک طرف یہ پاکستان کا چہرہ ہے کہ جہاں اقلیتوں کی نمائندہ، ایک ہندو سینیٹر کشمیر پر اجلاس کو preside کرتی ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان minorities کا کتنا خیال رکھتا ہے اور ساتھ ہی ہندوستان میں جو کچھ مسلمانوں اور دیگر minorities کے ساتھ ہو رہا ہے اس کا اصل چہرہ بھی یہاں سے بے ناقب ہوتا ہے۔ ایک طرف دنیا نے پاکستان کا چہرہ دیکھا اور دوسری طرف دنیا ہندوستان کا چہرہ دیکھ رہی ہے۔ چیئرمین صاحب! آپ خارج تحسین کے مستحق ہیں اور پوری دنیا میں آپ کا بہت ہی اچھا پیغام گیا ہے۔ ایک طرف آپ دیکھتے ہیں کہ وہاں بابری مسجد میں کیا ہوتا ہے اور دوسری طرف وزیر اعظم عمران خان کرتار پورہ کا inauguration کرتے ہیں اور ان کی عبادت گاہیں کھولتے ہیں اور وہاں ہندوستان میں minorities کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے it is very clear picture of that.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب سینیٹر میاں رضا ربانی صاحب! آج short time ہے اور مشاہد حسین سید صاحب بھی ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! پہلے مشاہد صاحب کو کر لینے دیں۔
جناب چیئرمین: آپ کر لیں پھر مشاہد صاحب اور ان کے بعد علی محمد خان صاحب کو دوں

۔۔۔

Senator Mian Raza Rabbani

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں نہایت ہی مختصر بات کروں گا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ دنیا میں oppression and suppression کے خلاف جتنی بھی culture freedom movements and struggles ہوئی ہیں انہوں نے اپنے and literature کو جنم دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس struggle میں کشمیر کے جس literature نے جنم لیا وہ ثانیہ وہ تصویر ہے جو دنیا میں عام ہوئی جس میں ایک نوسا اپنے نانا کی چھاتی پر بیٹھا ہوا ہے that is in fact the culture of resistance اور وہ

کشمیر میں اس وقت موجود ہے۔ ہندوستان اور اس کی culture of resistance occupying forces نے وہاں پر جو ظلم جاری رکھا ہوا ہے ایسا شاید دنیا کی تاریخ میں کہیں پر نہیں ہوا۔

Mr. Chairman! where women are raped for as war crimes, where the demography of the area is being changed,

اور جہاں پر بچوں پر pellet gun استعمال کی جا رہی ہیں لیکن ان تمام چیزوں کے اندر جو سب سے افسوس ناک اور شرم ناک بات ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کے عالمی ادارے جن میں سرفہرست United Nations ہے اور دیگر Human Rights کے ادارے ہیں وہ اس ظلم اور بربریت پر خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! جو even response OIC کا ہونا چاہیے تھا وہ response OIC کا نہیں ہے جو کشمیر کے لیے ان کو کرنا چاہیے تھا یا آواز بلند کرنی چاہیے تھی۔

جناب چیئرمین! نہایت مختصر کرتے ہوئے میں یہ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کو مد نظر رکھنا پڑے گا کہ اس خطے کے اندر جو نئی صورت حال پیدا ہو رہی ہے اس کا effect کشمیر کی freedom struggle پر بھی پڑ رہا ہے۔ یہاں پر ہم یہ بات دیکھ رہے ہیں کہ ہندوستان کو امریکہ Policeman of the region بنانے کی کوشش کر رہا ہے in اور اس کی پالیسی containment کے اندر ہندوستان جو order to contain China مرضی ہو کشمیر میں کئے جا رہا ہے لیکن اس کا رد عمل دنیا سے نہیں آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آج کل ہم جو بات دیکھ رہے ہیں کہ پاکستان کے اندر internal terrorism میں اضافہ ہوا ہے وہ بھی اسی چیز کا ایک حصہ ہے۔ جناب چیئرمین! کل اور پرسوں بلوجستان کے اندر ہوا اور جس طرح armed forces کے آفیسر اور جوان شہید ہوئے وہ قابل مذمت ہے لیکن ہمیں اس بات کو بھی ساتھ دیکھنا پڑے گا کہ وزیر داخلہ یہ بات علی الاعلان کہتے ہیں کہ یہ دہشت گرد افغانستان سے آئے تھے۔ جب وہ یہ بات کہتے ہیں تو یہ ایک contradiction ہے کیونکہ ہمیں یہ بات بتائی گئی اور آج بھی یہ بات حکومت اور کئی حلقوں کی جانب سے کہی جاتی ہے کہ طالبان نے یہ کہا تھا کہ our soil will not be used

جناب چیئرمین! آج وزیر داخلہ خود یہ بات for terrorism in other countries.

کہتے ہیں کہ those terrorists came from Afghanistan.

جناب چیئرمین! میں آخر میں کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر داخلہ نے اپنی پریس کانفرنس میں یہ بھی فرمایا کہ جو بلوچستان میں Baloch extremists کی unity کی ہوئی ہے اس کے پیچھے بھی TTP کا ہاتھ ہے۔ جناب چیئرمین! جب TTP کا اس کے پیچھے ہاتھ ہے تو پھر اس ایوان اور قوم کو اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ سوال کریں کہ پھر TTP کے ساتھ مذاکرات کیوں شروع کیے۔ پھر TTP کے ساتھ ceasefire کی بات کیوں ہوئی۔ پھر دون پہلے وزیر داخلہ نے یہ کیوں کہا کہ اگر TTP ابھی بھی واپس آنا چاہے اور Constitution کے تحت رہ کر کام کرنا چاہے تو ہم ان کے ساتھ بات کرنے کے لیے تیار ہیں۔ جناب چیئرمین! جب وہ اس حد تک پاکستان میں دہشت گردی کو آگے لے کر جارہے ہیں۔ شکریہ، جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

Mr. Chairman! thank you very much. First of all I would like to compliment you on this very important gesture that our honourable colleague from Sindh province Senator Keshoo Bai Sahiba was chairing the Session on Kashmir. Which sent a message that Pakistan's Federation and House of the Federation is inclusive, pluralistic and tolerant which is what the vision of the Quaid-i-Azam, Muhammad Ali Jinnah as well. That is why the Pakistan's flag is green as well as 26% of that white which is for non-Muslim Pakistanis and which she is a very distinguished representative as a colleague. Thank you sir and today I think it is in that spirit that both sides of the aisle, Opposition and Government have united to promote, preserve and protect the Kashmir cause. Because Kashmir together with a nuclear programme and

the CPEC, our three issues which are above our party line on which there is a national strategic objective.

I will just make two short points Sir. No. 1, what has been the transformation of the 5th of August 2019 when the Modi regime illegally annexed occupied Kashmir. Arundhati Roy is one of the leading writers of South Asia, she is an Indian and wrote in the New York Times on August 2019 after the annexation and she said and I quote. "In today's India RSS is the State and in today's India architecture of fascism is being erected." Quote unquote New York Times article of Arundhati Roy and what is the consequence of that? The transformation of the demographic balance in Indian occupied Kashmir trying to transform a majority into a minority like Palestine 4 million new domiciles have been issued, 1.2 million people have been put on the voter's list, 5.3 billion dollars have been squandered to the Kashmir economy, 500,000 Kashmiris have lost their jobs and you can see 15,000 people have been arrested and there was a long list of political prisoners given by my honourable colleague Senator Mushtaq Sahib. I will just add one which he missed out Dr. Qasim Faktoo, for 27 years he is there.

ان کی کتاب بانگ بھی آئی ہے جس کو ہم نے launch کیا تھا
and he is the husband of Aasiya Andrabi Sahiba. So, you can see that and secondly in India today, instead of a secular inclusive and pluralistic India we are seeing there is a republic of Hindutva of fascist republic under Modi's RSS and I think the most important statement has been given on 12th of January 2022 by Dr. Gregory Stanton. He is the Chairman of Genocide Watch and I would like to

honourable members of the treasury benches to take notice of it. He gave a testimony to the American Congress. He is an American. He said that “in India there are makings of genocide”, quote unquote, genocide starting with Kashmir and Assam also against Muslims. This is what is happening. So, what do we need to do? Just

میں کہوں گا مشتاق صاحب نے بڑی اچھی لست دی ہے۔ تین چیزیں ہوئی چاہیں۔

No. 1, strategic clarity; we don't have a clear India policy and I think this applies also to the Establishment and also to the Military and the Political Establishment should have a clear India policy. Years ago we were told Mr. Modi is willing to talk on Kashmir. We were told that India is willing to discuss everything. They have used that as a decoy to strength the occupation.

اور ابھی بھی لاہور سے business community کی آوازیں آتی ہیں کہ انڈیا سے تجارت کریں گے اور مودی آئے گا۔

I am sorry we are talking of a person who is the killer of the people, who committed genocide. We should have a strategic clarity on India that they don't wish us well.

ایک طرف ہم کہتے ہیں RAW بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردی پھیلا رہا ہے۔ دوسری طرف ہم مودی کو welcome کرنے کے لیے تیاری کر رہے ہیں تو the two don't go together. We should be very clear on India policy. No.1.

No.2. It is an issue also of lawfare which we have not used. If Gambia, a small country of 500,000 can go to the International Court of Justice in November 2019 against the massacre by Myanmar about Rohingya and then on 23rd of January 2020 the International Court of Justice says that there is genocide in Rohingya. Why can't

we do the same on RSS when we have people like Dr. Gregory Stanton saying that there is genocide?

Mr. Chairman, finally the 3rd thing is 70% battle is the battle of ideas, the battle of narratives, parliamentary diplomacy, think tanks, academia and Kashmiri diaspora. These are the weapons of our struggle. The Kashmiri people are resisting and we are fully behind this resistance all the way. Thank you very much.

جناب چیئرمین: جناب علی محمد خان صاحب۔ نماز کا وقت بھی تقریب ہے۔ جی۔

Mr. Ali Muhammad Khan (MoS for Parliamentary Affairs): *Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem.* Thank you so much honourable Chairman. Today, on this very important day of solidarity with the people of Kashmir for their freedom struggle, we, from the Senate of Pakistan, want to raise a unanimous voice, not only for the people of Kashmir but for the whole world where there is oppression and where people are killed and maimed. As Allah Almighty says in Quran, in Surah Nasr, with your allowance, I will read from it; “Oh Prophet (PBUH), when there comes Allah’s help and the victory and you see people entering Allah’s approved religion in multitudes, then pronounce the purity and prayers of your Lord, and seek forgiveness from Him. Surely He is Ever-Relenting.”

Mr. Chairman, I want to assure the people of Indian Occupied Kashmir that *In Shaa Allah*, they will see the light of freedom and they will see it soon, *In Shaa Allah*. The history of human kind is replete with this one example time and again for thousands and hundreds of years that without people’s will you cannot suppress them forever, and the freedom struggle of Kashmiris is one of the oldest freedom struggle in the history of

mankind in the recent times. In our holy country, our homeland Pakistan, we got our independence in 1947 on 14th of August and the biggest hypocrisy in the name of democracy in the world which is India, got its independence on the 15th of August, 1947 but the freedom struggle of Kashmiris is going on since 1929. It was the freedom struggle of Kashmiri's against the oppression and occupation at that time of United Kingdom and now of India which was the catalyst of the freedom struggle of Pakistan.

My honourable Chairman Senate sitting here in the House of Federation, we have seen many a nights when the women and children in Occupied Kashmir pray for the light of the dawn because in the darkness of the night when the *gundas* in the uniform of Indian military pumped with the hate of RSS theology, which is the modern day significance of Nazism of Adolf Hitler who is equal in the modern times as Mr. Narendra Modi, when those *gundas* come in the night they do not come just to terrorize people they use rape as a weapon of war, when they rape an 85 years old woman in front of her children and grandchildren and when they rape a young girl in her teens, in front of her father and grandfather, the message which they want to give to the people of Kashmir is that they want to use rape as an oppression, as a tool of war, at the same time they are using apartheid and the same time they are using demographic change. On the 5th of August, 2019 when they changed Articles 370 and 35A against their own Constitution. The basic purpose of that was to change the demographics of Indian Occupied Kashmir. We strongly denounce that act

and we want to remind the world that this is one of the greatest burdens on the collective conscience of the world.

Honourable Chairman, this is an unfinished agenda which is lying on the mind and conscience of the world and especially the United Nations. Anybody who stands on International forums and talks about humanity and human rights and not talking about Kashmir, allow me to say that it will be a sort of hypocrisy. And when the Indians are using these might and when they are using these tools of war of genocide, mass killings and mass rapes, what is the answer of the Kashmiris to them? The answer of the Kashmiris to them is an 80 year old man who died in incarceration in the form of *Baba e Huriyat*, Mr. Ali Gillani late when he said that;

‘ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے’

Can you expect somebody who is fragile and weak, 85 year old man, incapacitated in atrocious Indian jails and he is calling them from the Kashmiri soil to its occupiers that we Kashmiris are Pakistanis and Pakistan is ours and he was saying this and he went to his grave.

Mr. Chairman, an unfinished agenda of the world, when the Indian Leadership, they themselves went, Mr. Nehru himself went to United Nations and he pledged in front of the comity of the nations that the Indian State will make sure that they will commence plebiscite and they will let the Kashmiris decide with the power of ballot with which country they want to go, India or Pakistan. But Mr. Chairman, this is not a border dispute between two nuclear armed states, it is a human rights issue. It is a issue of humanity, it is an issue where humans are being

killed and raped. And the answer of the Kashmiris to this oppression is in the form of Mr. Riyaz Naikoo, it is in the form of Burhan Muzaffar Wani, when the world is not giving them the right of plebiscite and a ballot box, their graves have become their ballot boxes and when the coffins are wrapped in the national flag of Pakistan, and when the Kashmiris are getting martyred and buried, they are being themselves with their own sweet will, they are being wrapped not in white coffins but in Pakistani flags. Their graves are their ballot boxes and Pakistani flags are their ballot paper. Each and every Kashmiri in the Indian Occupied Kashmir is deciding each day and each night that they do not want to live with the Indians. They want to live a free life.

And what to say if I do not remind this august House and the world with your allowance, the founder of the Nation, when he said in 1938, way before Pakistan got its independence, way before we got our Pakistan Resolution passed in 1940 in Lahore, in 1938 he said, a few words which are sufficient for anybody who wants to believe in humanity and who wants to get the understanding of whom Pakistanis are and whom Muslims are? Quaid-i-Azam Muhammad Ali Jinnah, in 1938, in United India, before partition, he said; "A Muslim is not born to give up, if he is forced to be enslaved, he will become Babar or he will emerge as Sultan Tipu. He can happily embrace martyrdom but he will never accept slavery."

So, that is the message which the Kashmiris have given to the world that they will never accept slavery. The young men, boys and girls, they are coming up in

arms which is their due right. Self-indigenous movement of freedom is going on. At one side they are using pen, they are using mike, they are making political endeavours but at the same time their youths are coming up in arms against the Indian oppression, which is their due right but what to say of the world. The world has to do its duty. Pakistan is playing its part.

The Prime Minister of Pakistan stood on the soil of Kashmir in front of the Constituent Assembly, in their base camp of Kashmiri freedom, that is, Azad Jammu and Kashmir. Pakistani Prime Minister vowed and promised in front of the Kashmiri people that I will become the ambassador of Kashmir and he proved that when he went to UN GA and *Insha Allah* we had seen the Prime Minister of Pakistan raising his voice for the Kashmiris and the Palestinians. In the recently held OIC Conference and now in the next Conference *Insha Allah*, we will make sure that this issue is taken up with loud and clear message to the world forums and to the Indian Occupied Forces that not only Pakistan but the whole Muslim *Ummah* is standing upright with the people of Kashmir *Insha Allah*.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Ali Muhammad Khan (MoS for Parliamentary Affairs): Sir, before putting up the joint resolution from the Senate, I would request the Leader of the House to read motion with your allowance and then I will move the resolution which will be a joint resolution from the House of the Federation, a joint resolution by the Government and the Opposition Benches.

Mr. Chairman: The discussion is over. Now you move the motion.

Motion under Rule 263 moved by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House regarding dispensation of Rules

Senator Dr. Shahzad Waseem (Leader of the House): I, Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House wish to move under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012 that the requirement of Rules 25, 133, 29 and 30 of the said rule be dispensed with in order to move a Resolution regarding the current situation in the Indian illegally occupied Jammu and Kashmir on the eve of Kashmir Solidarity Day.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Yes, Ali Muhammad Khan Sahib! please move the Resolution.

Resolution moved by the Senate of Pakistan on the Solidarity Day with the Kashmir

جناب علی محمد خان: جی بہت شکریہ۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مت جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا
نکھل سحر اپنے چیزیں یا کاف قاتل پر مجھے
فرق انصاف پر یا پائے سلاسل پر مجھے

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مت جاتا ہے
خون پھر خون ہے ٹپکے گا تو جم جائے گا

And this is exactly replicated in Qura'n and Allah says

وَقُلْ جاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔

And O, Prophet ﷺ tell them that when 'Haq' comes, 'batil' perishes. And whenever 'Haq' comes 'batil' will perish for ever.

The Senate of Pakistan on the Solidarity Day with the Kashmiris is reflecting the sentiments of the people of Pakistan, salutes the heroism and the valour of the people of Indian illegally occupied Jammu and Kashmir (IIOJK).

On this day of solidarity with the Kashmiri people, resolutely rejects the Indian illegal and unilateral actions of August 5, 2019 and demands the Government of India to reverse and revoke the illegal and unilateral steps of August 5, 2019, which are a gross violation of all UN Resolutions on Jammu and Kashmir.

Firmly, condemns the unabated Indian human rights violations, war crimes and violations of International humanitarian law in the Indian Illegally Occupied Jammu and Kashmir.

Ever since August 5, 2019, hundreds of innocent Kashmiris have been martyred, arbitrarily arrested or rounded up under trumped-up charges.

Warns India that even the worst form of state-terrorism will not break the will of Kashmiri people or crush their legitimate struggle which is popular, spontaneous, widespread and indigenous.

Demands that the Prime Minister Modi and his RSS fascist organization, who have unleashed a reign of terror on the defenceless people of Indian Illegally Occupied Jammu and Kashmir (IIOJK) and have been involved in unspeakable atrocities, be held accountable for their crimes against humanity.

Calls upon the Government of India to stop extra-judicial killings of Kashmiri youth in fake encounters and cordon and search operations.

Denounces the illegal Indian measures to change the demographic structure of the occupied territory and the efforts to peddle a facade of normalcy and demands immediate release of all political prisoners in Indian occupied Jammu and Kashmir (IIOJK).

Demands that the international community take note of India's belligerence, intransience and brazen persistence of cruelty against the Kashmiri people, including the danger of genocide which is now documented internationally.

Expects that the international community takes cognizance and action against India's gross and widespread human rights violations in Indian occupied Jammu and Kashmir (IIOJK) as well as it is open repudiation of United Nation Resolutions.

Reassures our Kashmiri brothers and sisters that the people, Government and Parliament of Pakistan will always stand firm with their Kashmiri brothers and sisters in their just struggle until the Resolution of this dispute according to the wishes of the Kashmiri people and as per the relevant United National Security Council Resolutions; and

The Senate of Pakistan reiterates its support to the people of Kashmir in their just struggle for their inalienable right to self-determination every step of the Day.

کشمیر بنے گا پاکستان ان شاء اللہ۔

Mr. Chairman: I now put the Resolution before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Resolution is passed unanimously.

Presiding Officers and میرے تمام دنیا کے signature Resolution کو UN Secretary General بھجوادیں۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 7th February, 2022 at 03:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 7th February, 2022 at 03:00 pm.]

Index

- Mr. Ali Muhammad Khan.....44, 49
Senator Dr. Shahzad Waseem2, 5, 49
جناب ظہیر الدین بار اعوان27
جناب علی محمد خان50
سینیٹر ابیاز احمد چہدروی22, 25
سینیٹر اعظم نزیر تارڑ4, 12
سینیٹر ڈاکٹر شہزادو سیم8, 15
سینیٹر سردار محمد شفیق ترین21, 22
سینیٹر سید فضل علی سبز واری18
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی5, 26
سینیٹر فضل جاوید39
سینیٹر محمد طاہر بزنجو19
سینیٹر مشاہد حسین سید41
سینیٹر مشتاق احمد33
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری15, 16, 26
سینیٹر میاں رضا ربانی39, 40
سینیٹر ہدایت اللہ خان30, 32
سینیٹر ولید اقبال36, 37